الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۳۱؍جنوری ۱۹۹۷ء شمارہ ۵

۲۱؍رمضان المبارک ۱۴۱۷ ہجری - ۳۱؍صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں۔ بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بےقراری ہوتی ہے اور اس شدید بےقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر ہے کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صـ ۲۰، ۲۱)

☆☆☆

"ہم دعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے راہنما جیسا کہ تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا۔ اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ہوا چلا۔ اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ توکلنا علیک ولا حول ولا قوۃ الا بک وانت العلی العظیم۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صـ ۲۱۳، ۲۱۴، حاشیہ در حاشیہ)

نماز، حج اور روزہ تینوں پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں

بچپن سے ان کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بوئیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۷؍جنوری ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۷؍جنوری): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ البقرہ کی آیات ۱۸۴، ۱۸۵ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات میں رمضان سے متعلق اہم باتوں کا ذکر ہے جو ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ میری نظر اس وقت خاص طور پر اگلی نسلوں کی تربیت پر ہے۔ اس پہلو سے سادہ لفظوں میں رمضان کی برکتیں حاصل کرنے کا طریق سکھاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ نماز، حج اور روزہ یہ تین وہ عبادت کی بنیادی قسمیں ہیں جن کا تعلق ہر مذہب سے ہے۔ حج کا تعلق خدا کے ایسے نیک بندوں سے ہے جنہوں نے اپنے دین کو خدا کے لئے خالص رکھا اور کسی ایک جگہ یا تو وہ دھونی رما کر بیٹھ رہے یا بار بار وہاں آتے رہے اور اس جگہ کے ساتھ خدا کی عبادت کا تعلق ایسے رشتے میں تبدیل ہو گیا جو توڑا نہیں جا سکتا۔ جب یہ مقام کسی جگہ کو نصیب ہو تو اسے پھر حج کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے اور ہر قوم کے لئے خدا نے الگ الگ ایک مقام بنایا ہے لیکن سب کے لئے اجتماعی طور پر خانہ کعبہ کو چنا گیا اور اس کا اصل مقصد اس توحید باری تعالیٰ کا قیام تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذریعہ وجود میں آنی تھی۔ اس لئے خانہ کعبہ کو اسلام سے پہلے تمام دنیا کے لئے اکٹھے ہونے کی جگہ نہیں بتایا گیا حالانکہ آغاز سے ہی یہ مقصد تھا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

ماہ رمضان کے مبارک ایام بڑی سرعت سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ تمام افراد جماعت اس مبارک مہینہ کی برکتوں سے اپنی جھولیاں بھرنے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہونگے۔ کثرت سے تلاوت قرآن کریم، ذکر الٰہی اور عبادات میں اپنا وقت صرف کر رہے ہونگے۔ رمضان کے ان مبارک ایام میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر معمول کا پروگرام "ملاقات" تو نشر نہیں ہو رہا لیکن سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن الکریم روزانہ (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) لندن کے وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے تک ہوتا ہے۔ جو براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوتا ہے۔ یہ درس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اردو زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور اس درس کا ساتھ ساتھ رواں ترجمہ انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، انڈونیشین، ٹرکش اور بنگلہ زبانوں میں نشر ہوتا ہے۔ یوں تمام عالم میں بڑی کثرت سے علوم قرآن کا فیض پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ امتیازی خصوصیت دنیا بھر میں صرف مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کو ہی حاصل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے درس قرآن میں قرآنی آیات کے مشکل اور اہم الفاظ کی لغوی تحقیق، آیات و سورتوں کے ربط اور مختلف مفسرین کے خیالات کو بیان کر کے ان پر محاکمہ بھی فرماتے ہیں۔ مستشرقین و دیگر ایسے معترضین کے اعتراضات اور باطل خیالات قرآن و سنت و عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ رد فرماتے ہیں اور بڑی تفصیل کے ساتھ آیات قرآنی کے مضمون کو آسان اور دلنشیں پیرایہ میں بیان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کی صحت میں اور آپ کے علم و معرفت میں بہت برکت دے اور ہم سب کو توفیق بخشے کہ قرآن مجید کے فیوض و برکات اور انوار کو جذب کرنے والے ہوں۔ گزشتہ ہفتہ کے درس کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے:

ہفتہ، ۱۱؍جنوری ۱۹۹۷ء:

حضور ایدہ اللہ نے سورہ النساء کی آیت نمبر ۲۱ تا ۲۴ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد ان آیات کے مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اتوار، ۱۲؍جنوری ۱۹۹۷ء:

آج حضور انور نے سورہ النساء کی آیت نمبر ۲۵ کی تلاوت و ترجمہ اور تفسیر بیان فرمائی۔

سوموار و منگل، ۱۳؍و ۱۴؍جنوری ۱۹۹۷ء:

ان دو ایام میں سورہ النساء کی آیت نمبر ۲۶ کی تفسیر بیان ہوئی۔ خصوصیت سے "متعہ" کے متعلق مختلف مفسرین کے خیالات کو بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے قرآن و سنت و احادیث کی روشنی میں تفصیلی بحث فرمائی۔ اسی طرح لونڈیوں سے نکاح کے مضمون کو بھی بیان فرمایا۔

بدھ و جمعرات، ۱۵؍و ۱۶؍جنوری ۱۹۹۷ء:

بدھ کے روز حضور ایدہ اللہ نے سورہ النساء کی آیت نمبر ۲۷ تا ۲۹ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد ان کے مضامین کو وضاحت سے بیان فرمایا اور جمعرات کو آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱ کی تفسیر فرمائی۔

جمعۃ المبارک ۱۷؍جنوری ۱۹۹۷ء:

آج جمعۃ المبارک کی خصوصی مصروفیت کی وجہ سے درس القرآن الکریم کا پروگرام منعقد نہیں ہوا۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے روزوں کی اہمیت اور فلسفہ کو اجاگر فرماتے ہوئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی نصیحت فرمائی۔ ایم ٹی اے کے معمول کے پروگرام "ملاقات" میں اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ایک پرانی مجلس سوال و جواب کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ (ص - م - ش)

اسلام بہرحال فتح پائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ زمانہ اب اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ کسی وقت وہ اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیش گوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار انکے لئے ہزیمت ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

اداریہ

دعاؤں کا مہینہ

رمضان کا مہینہ، مبارک مہینہ، دعاؤں کا مہینہ ہے اور اب یہ مبارک مہینہ اپنے آخری عشرہ میں داخل ہو رہا ہے۔ جوں جوں یہ مقدس مہینہ اپنے اختتام کے قریب پہنچتا ہے قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت اور برکت اور اس کے افضال و انوار کی بارش میں بھی ایک تیزی اور وسعت آتی ہے۔ ایک طرف مومنین صالحین اس خیال سے کہ اس مبارک مہینہ کی لطف و عنایات کی خاص گھڑیاں قریب الاختتام ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کے فیوض سے محروم رہ جائیں وہ نہایت عاجزی و زاری کے ساتھ اپنے مولا کے حضور جھکتے ہوئے اس کے فضل اور رحمت کے طالب ہوتے ہیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ بھی بے انتہا رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف جھکتا ہے۔ یہ وہ عشرہ ہے جس میں ایک خاص رات ایسی بھی آتی ہے کہ جسے وہ نصیب ہو جائے گویا اس کی ساری زندگی منور ہو جاتی ہے۔ وہ رات جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں کثرت سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے سلامتی کا پیغام لے کر اترتے ہیں۔ وہ مومنوں کی مشکلات اور مصائب اور اندھیروں کے وقت ان کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں تا آنکہ ان کی کامیابی اور فتح و ظفر کی صبح طلوع ہو جاتی ہے۔

یہ رمضان کا مہینہ جس میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں جیسا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے آغاز میں ۱۰ جنوری کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا غیر معمولی اہمیت کا حامل رمضان ہے۔ آپ نے اپنی ایک رؤیا کے حوالہ سے اس توقع کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ رمضان جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے لئے غیر معمولی برکتیں لے کر آئے گا۔ اور آپ نے اس غرض سے خصوصی دعاؤں کی تحریک بھی فرمائی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت اس آخری عشرہ میں ان دعاؤں میں غیر معمولی توجہ اور انہماک پیدا کریں گے اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے، دین اسلام کی سربلندی کے لئے درد دل کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے اس کے فضلوں کے طالب ہونگے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد یہ وہ سال آیا ہے جس کے پہلے مہینہ یعنی جنوری کو بھی رمضان کے مبارک ایام سے حصہ ملا ہے اور اس کے آخری مہینہ یعنی دسمبر میں بھی رمضان کے دن آئیں گے۔ اور آئندہ چند سال تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس پہلو سے قوی امید ہے کہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے لئے یہ سال غیر معمولی برکتوں کے سال ہونگے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ اس کے فضل کے طالب رہیں اور اس کی برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پانے کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلی کے جہاد میں مصروف رہیں۔ اسی امر کی طرف سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ ہمیں اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا رہے ہیں اور وہ طریق سمجھا رہے ہیں جس پر چل کر ہم رمضان کی حقیقت اور فلسفہ سے آگاہ ہوتے ہوئے قرب الٰہی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے"۔
(ملفوظات جلد نمبر ۲ صہ ۲۷۴)

اسی طرح فرمایا:

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے"۔ ملفوظات جلد ۷ صہ ۱۹۲، ۱۹۳)

اے اللہ تو ہمیں اپنے ان سعادت مند بندوں میں شامل فرما جنہیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ ہمیں اس رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھیو۔ ہمارے گناہ بخش اور ہم سے ایسا راضی ہو کہ پھر تو کبھی ہم سے ناراض نہ ہو۔

یا الٰہی اک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا
گردنیں جھک جائیں جس سے اور مکذب ہوں خوار
اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرے کو ہر اک غفلت شعار
تیری طاقت سے جو منکر ہیں انہیں اب کچھ دکھا
پھر بدل دے گلشن و گلزار سے یہ دشت خار

عمر بھر اشک کی آواز پہ چلنے والے — فکر مت کر کہ یہ سورج نہیں ڈھلنے والے
عمر گزرے گی یونہی آنکھ کی دربانی میں — گرنے والے ہیں نہ یہ اشک سنبھلنے والے
تم اگر ہنس کے بلا لو تو بہل جائیں گے — ہم ہیں نادان کھلونوں سے بہلنے والے
اپنی تصویر کا انجام بھی سوچا ہوتا — اے مرے شہر کی تصویر بدلنے والے
منجمد چہروں کی خاموش نگاہی پہ نہ جا — ایک آہٹ سے یہ پتھر ہیں پگھلنے والے
میں اکیلا تو ہوں تنہا نہیں ان گلیوں میں — میرے اشعار مرے ساتھ ہیں چلنے والے
آنکھ کے پانی سے کچھ اس کا مداوا کر لے — شہر جلنے کو ہیں دریا ہیں ابلنے والے
چڑھ بھی اے آنکھ کے سورج سرِ شاخِ امید — صبح ہونے کو ہے نقشے ہیں بدلنے والے
دل بھی بوجھل ہے بہت آنکھ بھی نم ہے مضطر — گھر کے آئے ہیں یہ بادل نہیں ٹلنے والے

گرنے کو ہے مکان مگر تم کو اس سے کیا — سر ہے نہ سائبان مگر تم کو اس سے کیا
اس شہر بے امان کے شعلوں کے درمیاں — میرا بھی ہے مکان، مگر تم کو اس سے کیا
انسان ہوں میں اور مرے سینے میں دل بھی ہے — منہ میں بھی ہے زبان مگر تم کو اس سے کیا
وہ بھی تھا امتحان سرِ دشت نینوا — یہ بھی ہے امتحان مگر تم کو اس سے کیا
کیا جانتے ہو کس نے اجاڑا بہشت کو — تم ہی نے میری جان مگر تم کو اس سے کیا
کرتب تمہارے دیکھ کے حیرت میں ہے زمیں — ششدر ہے آسمان مگر تم کو اس سے کیا
اب ڈھونڈتے پھرو ہو عبث اپنے آپ کو — ہے جان نہ جہان مگر تم کو اس سے کیا
جاگو کہ رات ختم ہوئی صبح ہو چکی — ہونے کو ہے اذان مگر تم کو اس سے کیا
مضطر تمہارے سائے سے بچ کر نکل گیا — اللہ کی ہے شان مگر تم کو اس سے کیا

(چوہدری محمد علی)

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا دوسری عبادت نماز ہے جو ہر مذہب میں مختلف رنگ، مختلف شکلوں میں موجود ہے۔ تیسری چیز روزے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کو تمام دوسرے مذاہب میں جو اسلام سے پہلے تھے کسی نہ کسی شکل میں ضرور فرض فرما دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان تین عبادت کی قسموں کو ملحوظ رکھتے ہوئے رمضان گزارنا چاہئے۔ جہاں تک خانہ کعبہ کو تمام دنیا کا مرجع بنانے کا تعلق ہے اس کے لئے دعائیں ہو سکتی ہیں۔ اس پہلو سے ہم کسی حد تک حج کے مقاصد کو پا لیں گے اگر بنی نوع انسان کے اس طرف میلان کے لئے دعائیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تین پہلو ہیں جنہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ انہیں بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل حقیر اور باطل ہے۔ یہ شعور ہے جسے بیدار کرنا ہے اور رمضان اس کے لئے بہت سازگار مہینہ ہے۔ بچپن سے ان کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ روزمرہ انہیں نیک باتیں بتا کر اس طرح اس کی آبیاری کرنی ہے کہ رفتہ رفتہ وہ شجرہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آتے ہیں۔ اس طرف متوجہ ہوں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔

حضور نے فرمایا کہ رمضان کا مقصد کھیل تماشہ نہیں ہے۔ اس کا ایک مقصد ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ ہر رمضان تمہیں خدا کے زیادہ قریب کر دے اور یہ گنتی کے چند دن ہیں اور زندگی بھر کے فوائد ان سے وابستہ ہیں۔

حضور نے آیت قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ جو لوگ روزہ کی طاقت نہیں رکھتے انہیں بطور فدیہ مسکین کو کھانا کھلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس میں اس بنیادی امر کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے کہ مسکین کو کھانا کھلانے کی نیکی کو عام کیا جائے۔ غریبوں کے دکھ بانٹنا ان کی ضروریات کو پورا کرنا یہ سارے مضمون ہیں جو روزے کے حوالے سے بڑی عمدگی سے بچوں کو سمجھائے جا سکتے ہیں۔

حضور نے یورپ، امریکہ وغیرہ ترقی یافتہ ممالک کے حوالے سے بتایا کہ یہاں عام طور پر ذاتی طور پر ایسے غریب سے رابطہ نہیں ہوتا جو کھانے کا محتاج ہو لیکن جو غریب ممالک ہیں ان کے لئے فدیہ بھیجا جا سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی کی تشریح کرتے ہوئے ان کے مختلف پہلوؤں کو آسان الفاظ میں سمجھایا۔
حضور نے احادیث نبویہ کے حوالے سے بھی روزوں کی اہمیت اور ان کے فوائد کو بیان فرمایا۔ اسی طرح افطاری کے معاملہ میں جو بعض جگہ تکلفات ہوتے ہیں ان کے متعلق بھی نصیحت فرمائی کہ یہ بات روزے کے مقاصد سے متصادم ہے اور پھر بعض دفعہ افطار پارٹیوں میں ایسے مجلسیں لگ جاتی ہیں کہ لوگوں کو نماز اور ذکر الٰہی کا خیال بھی نہیں رہتا۔ اس لئے رمضان میں ایسے مشاغل رمضان کے مقاصد سے متصادم ہیں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہوں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے نہیں دیکھا۔

غلبہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے متعلق

حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں اور پیش گوئیاں

اندریں وقت مصیبت چارۂ مابیکساں
جز دعائے بامداد و گریہ اسحار نیست

(حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مرحوم)

قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی پیش گوئیوں کے مطابق بارھویں صدی ہجری کے بعد کا زمانہ مسلمانوں کے لئے انتہائی انحطاط و تنزل کا زمانہ ہے۔ تیرھویں صدی ہجری میں عالم اسلام نہایت خستہ حالت میں نظر آتا ہے۔ اسلامی سلطنتوں پر زوال آگیا۔ کفر والحاد کی طاقتیں پوری قوت سے اسلام پر حملہ آور ہو گئیں۔ عیسائی پادریوں نے پورے زور اور سارے سامانوں کے ساتھ اسلام کو نابود کرنے کا پروگرام بنالیا۔ آریہ پنڈت اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی پوری طرح لیس ہو کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہو گئے اور صدہا ہزار مسلمان کہلانے والوں نے ارتداد کی راہ اختیار کر لی۔ یہ تو بیرونی طاقتوں کے حملہ کی صورت اور حال تھا، مسلمانوں کی اندرونی حالت اس سے بھی ابتر تھی۔ علماء بے عملی اور تفرقہ انگیزی کی مرض کا شکار تھے، امراء عیش پرستی میں مبتلا تھے، عوام جہالت کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، سب کی اخلاقی حالت بگڑ چکی تھی، ایمان و یقین ناپید ہو چکے تھے۔ اسی زبوں حالی کو دیکھ کر مولانا حالی نے کہا تھا۔

نہ ثروت رہی ان کی قائم نہ عزت
گئے چھوڑ ساتھ ان کا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن ان سے ایک ایک رخصت
مٹیں خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

مولانا حالی اپنی مسدس میں ایک اجڑے ہوئے باغ کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہتے ہیں۔

یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

(مسدس حالی مطبوعہ ۱۲۹۶ ہجری)

اسی زمانہ کے مسلمانوں کی حالت پر نواب صدیق حسن صاحب نے برملا اعلان کیا کہ:

"اب اسلام کا صرف نام، قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں"۔

(اقترب الساعۃ صـ ۲۱)

ایسے نازک ترین دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ "انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون" کے موافق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ کو اسلام کا محافظ اور باغ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باغبان مقرر فرمایا۔ آپؑ نے چاروں طرف نگاہ کی اور پکار اٹھے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
ایں دو فکر دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعداء ملت، قلت انصار دیں

آپؑ نے ذمہ داری کی عظمت اور اپنی بے سروسامانی کو دیکھ کر اور مسلمانوں کی بے حسی کو محسوس کر کے فرمایا۔

شب تاریک و بیم و زد و قوم ما چنیں غافل
کجا زیں غم روم یارب نما خود دست قدرت را

(آئینہ کمالات اسلام)

آپؑ خدا تعالیٰ کے مامور تھے، اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں اور اس کے قطعی و یقینی وعدوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

اندریں وقت مصیبت چارہ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریہ اسحار نیست

چنانچہ آپؑ نے مسلمانوں کو یقین بھرا پیغام دیا اور انہیں کہا۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

اور دوسری طرف اسلام کی کامیاب اور مؤثر مدافعت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی و تضرع سے دعائیں کیں تا اللہ تعالیٰ اسلام کو شوکت و عظمت عطا فرمائے۔ اسے ادیان باطلہ پر غالب کرے اور مسلمانوں کو اپنی اصلاح کرنے کی توفیق دے اور ان کی دستگیری فرمائے۔

یہ متضرعانہ دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتابوں، اشتہار، آپ کے ملفوظات اور دیگر تحریروں میں پھیلی ہوئی ہیں، نظم اور نثر ہر دو حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ اردو فارسی اور عربی ساری زبانوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کریمانہ سے ان سب دعاؤں کو قبول فرمایا اور آپؑ کو عظیم الشان بشارتیں دیں کہ اسلام ضرور غالب ہو گا۔ جھوٹے ادیان مٹ جائیں گے، توحید غالب آئے گی اور شرک ناپید ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عظمت و شوکت عطا فرمائے گا۔

ان ساری دعاؤں اور ان ساری بشارتوں کا ذکر کرنا بہت وسیع مضمون ہے فی الوقت ان دعاؤں اور بشارتوں کا ایک مختصر انتخاب پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی دعا پر توجہ فرمائیں۔ الہام ہوا:

"رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین۔ رب اصلح امۃ محمد۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین" (تذکرہ صـ ۲۴۴)

"اے میرے خدا! تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو بہتر وارث ہے۔ اے میرے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح فرما۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچا فیصلہ فرما تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے"۔

میں عربی، فارسی اور اردو نظم کی دعائیں پیش کرنے پر اکتفا کروں گا اور پھر اختصار کے ساتھ ان پیش گوئیوں کے چند اقتباس بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے بارے میں بیان فرمائی ہیں۔

عربی زبان میں غلبہ اسلام کے لئے دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پادریوں کی اسلام پر یلغار کو دیکھ کر بارگاہ احدیت میں عرض پرداز ہیں:

حلت بارض المسلمین جنودھم
فسرت غوائلھم الی نسوانھم

ترجمہ: مسلمانوں کے ملکوں میں ان کے جھنڈ کے جھنڈ اتر پڑے ہیں۔ ان کی ہلاکت آفریں باتیں ان کی عورتوں تک پر اثر انداز میں ہو رہی ہیں۔

یا رب احمد یا الٰہ محمد
اعصم عبادک من سموم دخانھم

ترجمہ: اے احمد مجتبیٰؐ کے رب! اے محمد مصطفیٰؐ کے خدا! تو اپنے بندوں کو ان پادریوں کے دھوئیں کے زہروں سے بچا۔

یا عوننا انصر من سواک ملاذنا
ضاقت علینا الارض من اعوانھم

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تو خود مدد فرما، تیرے سوا ہماری پناہ کوئی نہیں۔ ہم پر پادریوں کے مددگاروں کے باعث زمین تنگ ہو گئی ہے۔

کسر زجاجتھم الٰہی بالصفا
و اعصم عبادک من سموم بیانھم

ترجمہ: اے میرے خدا! تو اپنے پتھر سے ان کے شیشے کو چکنا چور کر دے اور اپنے بندوں کو ان کے بیان کے زہر سے محفوظ کر دے۔

سبوا نبیک بالعناد و کذبوا
خیر الوریٰ فانظر الی عدوانھم

ترجمہ: ان لوگوں نے ازراہ عناد تیرے نبی کو گالیاں دیں اور خیر الوریٰ کو جھٹلایا تو ان کی زیادتی کو دیکھ۔

یا رب سحتھم کسحتک طاغیاً
و انزل بساحتھم لھدم مکانھم

ترجمہ: اے میرے رب! تو ان کو اسی طرح پیس ڈال جس طرح تو سرکشوں کو پیستا ہے اور ان کے میدانوں میں ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے جلالی نزول فرما۔

فیا رب اصلح حال امۃ سیدی
و عندک ھین عندنا متعسر

ترجمہ: اے میرے رب! تو میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح فرما۔ یہ تیرے نزدیک آسان ہے اور میرے لئے دشوار۔

فیا ناصر الاسلام یارب احمدا
اغثنی بتائید فانی مدخر

ترجمہ: اے اسلام کے مددگار! اے احمد مجتبیٰ کے خدا! اپنی تائیدات سے میری مدد فرما میں بے یار و مددگار ہوں۔

عمت بلایاھم و زاد فسادھم
واشتد سیل الفتن من طغیانھم

ترجمہ: ان پادریوں کی مصیبت عام ہو گئی ہے اور ان کا فساد بڑھ گیا ہے۔ فتنوں کا سیلاب ان کی طغیانی سے بہت سخت ہو گیا ہے۔

یا رب خذھم مثل اخذک مفسداً
قد افسد الآفاق طول زمانھم

ترجمہ: اے میرے رب! تو جس طرح فسادیوں پر گرفت کرتا ہے اسی طرح ان پادریوں پر جلد گرفت فرما کیونکہ ان کے زمانہ کے لمبا ہو جانے نے ہر طرف فساد پھیلا دیا ہے۔

ادرک رجالا یاقدیر و نسوۃ
رحما و نج الخلق من طوفانھم

ترجمہ: اے قادر مطلق خدا! تو ان مظلوم مسلمان مردوں اور عورتوں کی مدد کو ازراہ ترحم پہنچ اور مخلوق کو پادریوں کے طوفان سے نجات دے۔

یارب مزقھم و فرق شملھم
یا رب قودھم الیٰ ذوبانھم

ترجمہ: اے میرے رب! تو ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور انہیں پراگندہ کر دے اور انہیں درجہ بدرجہ پگھلا دے۔

یا رب ارنی یوم کسر صلیبھم
یا رب سلطنی علیٰ جدرانھم

ترجمہ: اے میرے رب! تو مجھے ان کی صلیب کے ٹوٹنے کا وقت دکھا دے اور مجھے ان کے در و دیوار پر تسلط عطا فرما۔

انزل جنودک یا قدیر لنصرنا
انا لقینا الموت من لقیانھم

ترجمہ: اے قادر خدا! تو ہماری نصرت کے لئے اپنے لشکر اتار۔ ہم تو ان پادریوں کے مقابلہ کے باعث موت کی کشمکش میں ہیں۔

و ابغی من المولیٰ نعیماً یسرنی
و ما ھو الا فی صلیب یکسر

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے اس دائمی نعمت کا طلبگار ہوں جو میرے لئے باعث مسرت ہے۔ اور وہ صرف یہ ہے کہ صلیب پارہ پارہ کر دی جائے۔

وذالک فردوسی و خلدی و جنتی
فادخلن ربی جنتی انا اضجر

ترجمہ: یہی (کسر صلیب) میرا فردوس، میرا بہشت اور میری جنت ہے۔ اے میرے رب! تو مجھے میری جنت میں داخل فرما۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان متضرعانہ دعاؤں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارتیں دی گئیں اس پر آپؑ نے نہایت مسرت سے اعلان فرمایا

و واللہ یثنیٰ فی البلاد امامنا
امام الانام المصطفیٰ المتخیر

ترجمہ: بخدا وقت آتا ہے کہ دنیا بھر میں ہمارے سید و مولیٰ برگزیدہ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء کی جائے گی۔

فارسی زبان میں نصرت اسلام کے لئے دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرتے ہوئے فارسی زبان میں عرض کیا:

یا الٰہی باز کے آید زتو وقت مدد

باز کے بینم آں فرخندہ ایام و سنیں
اے خدا زود آؤ برما آب نصرت ہا ببار
یا مرا بردار یا رب زیں مقام آتشیں
اے خدا نور ہدیٰ از مشرق رحمت بر آر
گمرہاں را چشم کن روشن ز آیات مبیں

کریما صد کرم بر کسے کو ناصردین است
بلائے اوبگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا

خون دیں بینم رواں چوں کشتگان کربلا
اے عجب ایں مرداں را مہر آں دلدار نیست
اے خدا ہر گز مکن شاد آں دل تاریک را
آنکہ اورا فکر دین احمد مختار نیست

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو بپائے قبولیت جگہہ دی اور فرمایا:

"رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد" (تذکرہ)

اس خوش خبری کو پاکر آپؑ نے ساری دنیا کو بتا دیا کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی ترقی کے دن آنے والے ہیں۔ فرمایا۔

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد
زمانہ را خبر از برگ و بار خود بکنم

ایں زمانم زمانہ گلزار
موسم لالہ زار و وقت بہار
(درثمین)

اردو زبان میں ادعیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متضرعانہ دعاؤں میں سے اردو زبان میں چند دعائیں یہ ہیں:۔

سخت شورے اوفتاد اندر زمیں
رحم کن برخلق اے جاں آفریں
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ
حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام
اک نشاں دکھلا کہ ہو حجت تمام

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھادے
سب جھوٹے دیں مٹادے میری دعا یہی ہے

اے مرے یار یگانہ اے میری جاں کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن

—○○—

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پہ رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
اے مرے پیارے فدا تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتی اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
کیا سلائیگا مجھے تو خاک میں قبل از مراد
یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار
ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقت خزاں اندر بہار
اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح
جل گیا ہے باغ تقویٰ دیں کی ہے اب اک مزار
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
اک نظر کر اس طرف تا کچھ نظر آوے بہار
اے مرے پیارے ضلالت میں پڑی ہے میری قوم
تیری قدرت سے نہیں کچھ دور گر پائیں سدھار
اے خدا شیطاں پر مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار
بستر راحت کہاں ان فکر کے ایام میں
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بر تراز شبہائے تار
لشکر شیطاں کے نرغے میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار
نسل انساں سے مدد اب مانگنا بے کار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار
دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یا رب رحم کر
بے بسی سے ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار
میرے آنسو اس غم دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے اور دنیا کے ہیں عالی منار
اے مرے پیارے مجھے اس سیل غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

خدائی تجلی

خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادہ علیہ الصلوۃ والسلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد"۔ (تذکرہ)

کہ اسلام ضرور غالب ہو گا اور سچے مسلمانوں کو عظمت و بزرگی ضرور حاصل ہو کر رہے گی۔ یہ آسمانی تقدیر ہے جو کبھی بدل نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرشوکت الفاظ میں اعلان فرمایا۔

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

پھر آپ نے فرمایا:

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے بادصبا گلزار سے مستانہ وار
آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار
(درثمین اردو)

آسمانی بشارتیں

اب میں ان بشارتوں اور پیش گوئیوں کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے غلبہ کے بارے میں فرمائی ہیں۔ مختصراً یوں ہے کہ آپ نے دعویٰ ماموریت کے بعد پہلی ہی تصنیف کردہ کتاب میں پرشوکت اعلان فرمایا:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"۔ (فتح اسلام)

پھر ازالہ اوہام میں فرمایا:

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا"۔ (ازالہ اوہام)

پھر غلبہ توحید کے لئے پرجلال پیش گوئی فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:

"میں ہردم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔...... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ میں اگر چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"۔ (الاشتہار مستیقنا بوحی اللہ القہار۔ (مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

حضورؑ نے اپنی آخری بڑی تصنیف چشمہ معرفت میں اعلان فرمایا:

(الف) "خدا نے اس زمانہ میں ارادہ کیا ہے کہ اسلام جس نے دشمنوں کے ہاتھ سے بہت صدمات اٹھائے ہیں وہ از سرنو تازہ کیا جائے۔ اور خدا کے نزدیک جو اس کی عزت ہے وہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جائے"۔ (چشمہ معرفت)

(ب) "خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذاہب کی جنگ ہوگی اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا تا اس کو نابود کر دے اور لوگ اسی جنگ و جدال میں مشغول ہونگے کہ اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا جو اس کی آواز کو پاکر اسلام اور توحید کی طرف لوگوں کو دعوت کرے گا۔ اس آواز کے ساتھ خدا تعالیٰ تمام سعید روحوں کو ایک جگہ جمع کر دے گا تب کوئی اسلام سے محروم نہیں رہے گا مگر وہی جس کو شقاوت ازلی نے روک رکھا ہوگا۔ پس یقیناً سمجھو کہ وہی دن ہیں جو خدا کے دن کہلاتے ہیں"۔ (چشمہ معرفت)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ایماء کے مطابق ۱۹۰۲ء میں اسلام کے کامل غلبہ اور سچے مسلمانوں کی عالمگیر ترقی کے لئے آخری مدت بایں الفاظ تحریر فرمائی ہے:۔

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔ (تذکرۃ الشہادتین)

اللہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد پورا فرمائے اور ہم سب کو اور ہماری نسلوں کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ربنا و آتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک و لا تخزنا یوم القیامۃ۔ انک لا تخلف المیعاد۔ آمین یا رب العالمین۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

خطبہ جمعہ

عالمی رسول کے تابع ہوکر، عالمی مزاج پیدا کئے بغیر، آپ بنی نوع انسان کی بحیثیت بنی نوع انسان تربیت کرنے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۱۳ فتح ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

(سورہ آل عمران ، ۱۳۳ تا ۱۳۵)

گزشتہ خطبے میں میں نے آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی تھی جن کا اس دور کی نسل کی تربیت سے گہرا تعلق ہے۔ اگر موجودہ دور کی نسل کی صحیح تربیت نہ ہو تو آئندہ بھی کسی دور کی تربیت نہیں ہو سکتی اور اگر اپنی نسل کی تربیت نہ ہو تو اپنے گرد و پیش اور ماحول کی تربیت بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اپنے بیوی بچوں سے سلوک ظالمانہ ہو اور شقی القلب لوگ حقوق تلف کر رہے ہوں اپنے گھر والوں کے اور تربیت کے تعلق میں سخت گیری کو پسند کریں تو نہ وہ اپنے گھر والوں کی تربیت کر سکتے ہیں نہ اپنے ماحول کی تربیت کر سکتے ہیں بلکہ اس کے برعکس خوفناک ردعمل پیدا ہو سکتے ہیں جو آئندہ تربیت سے محرومی کے علاوہ یعنی مثبت پہلوؤں سے محرومی کے علاوہ خطرناک منفی پہلو نسلوں میں جاری کر سکتے ہیں۔

یہ خلاصہ ہے اس خطبے کا جو میں نے گزشتہ مرتبہ دیا اور اسی حوالے سے اب میں اس مضمون کو پھیلانا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارا کام محض اپنے بچوں کی تربیت کرنا نہیں، اپنی بیوی کی تربیت کرنا نہیں، اپنی بیوی اور بچوں سے حسن سلوک سے پیش آنا نہیں بلکہ یہاں گھر میں جو کام ہم کریں گے اور سیکھیں گے ان کو پھر ہم نے دنیا میں اپنے گرد و پیش پھیلانا ہے اور اسی پہلو سے آئندہ بنی نوع انسان کی تربیت کی بنیادیں ڈالنی ہیں۔ مگر بنیادیں تو آج ڈالی جائیں گی تو کل عمارت تعمیر ہوگی۔ آج بنیادیں ہی نہ ڈالی جائیں تو کل کی عمارت کی کیسے توقع کی جا سکتی ہے۔ پس اس پہلو سے جس کا تعلق بہت حد تک ہماری جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دعوت الی اللہ کی کوششیں ہیں ان سے ہے اور یہ دونوں مضامین ایک دوسرے کے ساتھ یوں بندھے ہوئے ہیں کہ گویا لازم ملزوم ہیں ایک کا تعلق دوسرے سے توڑا نہیں جا سکتا۔ کوئی داعی الی اللہ ان اہم امور سے غافل رہتے ہوئے اپنی دعوت میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پس اس تعلق میں زیادہ وسیع تر مضمون پر مشتمل آیات کا انتخاب کیا ہے جن کا عنوان یہ باندھا گیا ہے "و اطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون"۔ اکثر اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا تعلق تقویٰ سے باندھا گیا ہے، فلاح سے باندھا گیا ہے، دین و دنیا کی کامیابیوں سے باندھا گیا ہے۔ اب اس آیت پر غور کرنے سے یا ان آیات کے باہمی ربط پر غور کرنے سے یہ بات کھلتی ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بھی کسی دوسری آیت سے بےوجہ جڑی ہوئی نہیں ہے بلکہ گہری حکمتیں ہیں جو مختلف آیات کو آپس میں باندھتی ہیں اور ہر نتیجہ جو آیت نکالتی ہے اس نتیجے کا اسی آیت سے ہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والی آیت کے مضمون سے تعلق ہوتا ہے۔

پس چونکہ رحم کی تعلیم دینی تھی اس لئے اس کا عنوان یہ باندھا "و اطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون"۔ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر پھر رحم کیا جائے اور اللہ اور رسول کی اطاعت کے نتیجے میں رحم کس نوع کا رحم ہے، اس کی وسعتیں کیا ہیں، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "و سارعوآ الیٰ مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا السمٰوات والارض اعدت للمتقین" کہ اس جنت کی طرف دوڑو جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور وہ اس اللہ اور رسول کی اطاعت سے وابستہ ہے جو رحمۃ للعالمین کے مضمون اپنے اندر سمائے ہوئے ہے۔ اللہ کی رحمت جو تمام عالمین پر پھیلی ہوئی ہے اس رحمت نے محمدؐ رسول اللہ پیدا فرمائے جن کی رحمت تمام جہانوں پر پھیلا دی اور ان کی اطاعت سب سے زیادہ اللہ کے رحم کو جذب کرنے والی ہے۔ اگر ان کی اطاعت کرو گے یعنی اللہ اور رسول کی تو ان کی رحمانیت سے حصہ پاؤ گے اور اگر اطاعت سے مونہہ موڑو گے تو اسی حد تک تم رحم سے محروم کئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کئے جاؤ گے۔

پس "سارعوآ الیٰ مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا السمٰوات والارض" میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اس رحمت سے جو اپنی بیویوں سے، اپنی ازواج سے، اپنے بچوں سے کی جاتی ہے اس کے مقابل پر بہت وسیع تر ہے اور ان دونوں آیات کا ایک بہت ہی گہرا تعلق یہ بھی ہے کہ ہم تو اپنے بچوں کی پرورش کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تمام بنی نوع انسان کی پرورش کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور آپؐ کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ صادر ہوچکا ہے کہ آپؐ نے کسی پہلو سے بھی اس پرورش میں کوتاہی نہیں کی۔ ہم جو چھوٹے چھوٹے دائروں میں پرورش کے ذمہ دار بنائے گئے اگر ہم ان دائروں میں ناکام ہو جائیں تو کتنا بڑا گناہ ہے اور کتنی بڑی محرومی ہے کیونکہ ہماری تو تھوڑی سی پہنچ جہاں تک بھی ہے اسی نسبت سے ہماری ذمہ داریاں قائم فرمائی گئی ہیں۔ کسی کا گھر چھوٹا ہے تو اس چھوٹے گھر کی ذمہ داری اس پر ہے کسی کا گھر بڑا ہے تو بڑے گھر کی۔ کوئی امیر ہے تو اس امارت کے حوالے اور اس کی نسبت سے انسان کی اپنے گرد و پیش ذمہ داریاں قائم ہوتی ہیں، غریب کی اسی نسبت سے قائم ہوتی ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رحمت اگر سارے جہانوں پر محیط ہے تو اسی پہلو سے آپؐ کا حساب کتاب سارے جہانوں کے تعلق سے لیا جانا تھا اور اس تعلق میں خدا تعالیٰ اس آیت کے ذریعے آپؐ کو کلیتاً بری الذمہ قرار دیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یہ عنوان باندھا نہیں جا سکتا تھا "و اطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون" اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے رحمت کے تمام تقاضوں کو پورا نہ کر دیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ کیسے کہہ سکتا تھا کہ ان کی پیروی کرو گے تو تم پر خدا کی رحمت کے تمام تقاضے جو خدا کی رحمت سے تمہارے وابستہ ہیں وہ پورے کر دیئے جائیں گے۔ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی کامیاب رسالت اور کامل رسالت کی طرف ایک گواہ آیت ہے جس نے رحمت کا واقعتہً حق ادا کردیا۔ جب کر دیا تو اطاعت کرو گے تو تم رحمت سے حصہ پاؤ گے۔ اطاعت نہیں کرو گے تو اسی حد تک رحمت سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔ اور جب کرو گے تو پھر کوئی اس کی انتہا نہیں ہے رحمت کی "عرضھا السمٰوات والارض" ساری کائنات پر جو جنت وسیع ہے وہ جنت تمہارا انعام ہوگی۔

پس اس دنیا کی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رحمت کو آگے دنیا میں جاری کرنے کے لئے اگر ہم ذریعہ بن جائیں تو یہ ہے "اطیعوا اللّٰہ و الرسول" کا معنیٰ اس تعلق میں، یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رحمت براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے کئی صورتوں میں نازل ہوتی ہے جو رحمانیت کی جلوہ گری ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوثر سے یہ رحمت تو تبھی جاری ہوگی اگر ہم پیالے بھر بھر کے آگے لوگوں کو پلائیں گے اور یہ پلانے والے ہیں جو دراصل اس اطاعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ پس اطاعت کے مضامین بہت سے ہیں اور مختلف قسموں میں پھیلے پڑے ہیں مگر جہاں عنوان "لعلکم ترحمون" باندھا گیا یہاں اطاعت بتعلق رحمت ہے اور اطاعت بہ تعلق رحمت اسی طرح ہوگی کہ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے کوثر سے تمام دنیا کو رحمت کے پیالے بھر بھر کے سیراب کرنے کی کوشش کریں۔ پس دیکھئے وہ مضمون جو گھر کی چار دیواری سے شروع ہوا تھا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق میں آکر کس طرح اچھل کر صرف شہروں کی حدوں سے ہی نہیں نکلا بلکہ تمام دنیا پہ محیط ہو گیا ہے تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے لگا ہے اس لئے اس کی غیر معمولی اہمیت ہے اور تقویٰ تو لازماً ہر چیز میں، ہر فعل میں مضمر ہے۔

"اعدت للمتقین" کہہ کر یہ واضح کر دیا گیا کہ رحم دراصل متقیوں پر ہی کیا جائے گا اور رحمت سے حصہ پانا متقیوں کا ہی نصیب ہے تو یہ سارے مضامین آپس میں لپیٹ کر گویا ایک گلدستے کی صورت میں اکٹھے کر دیئے گئے۔ اب اس کی تفصیل کیا ہے۔ چونکہ اطاعت کا تعلق رحمت سے تھا اس لئے اس رحمت کی

تفصیل اب تیسری آیت میں مذکور ہے "الذین ینفقون فی السرآء والضرآء" یہ رحمت مادی بھی ہے اور مادی رحمت بھی وہ رنگ رکھتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رحمت کے رنگ تھے "ینفقون فی السرآء والضرآء" وہ نہایت خوشحالی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگ دستی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو یہ دو دور نصیب ہوئے اور ساری زندگی ہوتے رہے اور پھر بھی آپؐ کے خرچ میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئی اور "سرآء" میں خرچ کرنا لوگ سمجھتے ہیں آسان ہے حالانکہ یہ بہت سادگی ہے انسان کی۔ وہی سمجھ سکتا ہے آسان ہے جو انسانی فطرت کے رازوں سے واقف نہیں ہے۔ انسانی فطرت میں جو حرص رکھ دی گئی ہے اس حرص کے نتیجے میں بسااوقات دولت بڑھنے سے کنجوسی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جتنی دولت بڑھتی ہے اتنا ہی انسان خسیس ہوتا چلا جاتا ہے اور روزمرہ کے معمولی معمولی اخراجات جو غریبوں کی حالت سدھار سکتے ہیں ان سے بھی غافل ہو جاتا ہے اور اپنی خود غرضی کا ایک قلعہ تعمیر کرتا ہے جس کے اندر وہ سمٹ کے باقی دنیا سے الگ ہو جاتا ہے۔ تو اس لئے "سرآء" کے اوپر انسان یہ تعجب کرے کہ خوشحال تو خرچ کر ہی دیتے ہیں یہ غلط ہے۔

جو مومن خوشحال ہیں ان کی زندگی پر نہ خوش حالی فرق ڈالتی ہے نہ تنگی فرق ڈالتی ہے۔ جو "اطیعوا اللہ والرسول" کا حق ادا کرنے والے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرح مادی قربانیوں میں بھی رحمت کا مظہر اس طرح بنتے ہیں کہ اگر ان کو کم ملا ہو تو پھر بھی اس سے وہ اپنے بھائی کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ بلندی سے پانی نیچے کی طرف بہتا ہے ہر انسان جو تنگ دست ہے بسااوقات اس سے بھی تنگ دست دنیا میں ہوتے ہیں اگر وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا سچا غلام ہے تو اس کو نظر رکھنی چاہئے اور اپنے سے تنگ ہاتھ والوں کو، زیادہ محتاجوں کو تلاش کرکے ان کی جستجو میں رہتے ہوئے ان پر خرچ کرے۔ لیکن صرف یہی نہیں بلکہ بعض دفعہ انسان اپنے نفس کی وجہ سے زیادہ تنگ دست ہو جاتا ہے اور ایک شخص اپنے نفس کی وجہ سے غنی رہتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں یہ بہترین معنیٰ ہے جو صادق آئے گا کیونکہ ہر شخص کی اپنی کیفیت ہے اس کی نسبت سے، اس پر معانی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا تنگ دستی میں خرچ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ کو جب اپنے سے غریب تر ملتا تھا تو اس پر ہی صرف کرتے تھے بلکہ تنگ دستی میں آپؐ کو غنیٰ نصیب تھا اور تنگ دستی میں غنیٰ جو ہے وہ انسان کو امیر کر دیتا ہے۔ "الغنیٰ غنی النفس" امیری تو وہ ہے جو نفس کی امیری ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے سے زیادہ خوش حال لوگوں کی ضرورتیں پوری فرماتے تھے جب کہ خود بھی تنگ دستی ہو۔ یہ وہ عظمت کردار ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے مرتبے کو تمام عالمین پر محیط کر دیتی ہے اور ان سے بالا کر دیتی ہے۔ وہ شخص جو عام قانون کے برعکس حرکت کرتا ہے، پانی نیچے کی طرف بہتا ہے یہ اوپر کی طرف فوارے کی طرح پھوٹتا ہے اور بلندیوں کو بھی سیراب کر جاتا ہے یہ وہ سیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بیان ہے ان آیات میں، جن کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ آپؐ ہی ہیں جو "سراء اور ضراء" میں خرچ کرتے ہیں ورنہ یہ حوالہ کیوں ہوتا "و اطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون"۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سیرت ہی کا نقشہ ان آیات میں کھینچا گیا ہے اور اسی کی طرف بنی نوع انسان کو بلایا گیا ہے۔

پس جماعت احمدیہ جس نے خدا کے حکم کے ساتھ تمام دنیا کے اخلاق کو درست کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اس کے لئے اس کے سوا راہ ہی کوئی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سیرت کی غلامی اختیار کرے اور یہی غلامی ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ توفیق بخشے گی کہ اپنے سے اونچوں کی بھی وہ تربیت کریں گے اور اپنے سے نیچوں کی بھی تربیت کریں گے۔ کیونکہ جب وہ سراء کی حالت میں ہوں گے تو پھر تو طبعی طور پر ان کی طرف سے پانی نیچے بہنا چاہئے مگر وہ جو فطرت کی خساست کی روکیں ہیں وہ ان کی راہ نہیں روکیں گی۔ پس ان کا پانی اوپر سے بھی نیچے بہتا ہے، نیچے سے بھی اوپر بہتا ہے۔ یہ رحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا نقشہ ہے جو ان آیات میں وضاحت کے ساتھ کھینچا گیا ہے۔

اور پھر اس مضمون کو خدا تعالیٰ آگے بڑھاتا ہے "والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس" اپنے غیظ کو وہ پی جاتے ہیں کیونکہ سختی اور مسلسل شفقت اکٹھے نہیں چلا کرتے اور اس کا تعلق "ضراء" سے بھی ہے کیونکہ ان کا جو رحم ہے وہ ان کی طرف بھی جاری ہوتا ہے جو ان کو غیظ دلاتے ہیں۔ پس یہ مضمون ایک نئے دائرے میں پھیل گیا ہے۔ وہ شفقتوں اور رحمتوں کے اس مضمون سے اب یہ تعلق رکھتا ہے جو عام انسانی اخلاق سے وابستہ ہیں اور ان کا صرف مالی قربانی سے تعلق نہیں ہے اب یہ اخلاقی مضمون بن گیا ہے۔ "والکاظمین الغیظ" جب ان کو کوئی نقصان پہنچاتا ہے اور غصے کا حق دیتا ہے، اس کا جواز دیتا ہے اس وقت اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ اپنے غصے کو روک لیتے ہیں اور ان لوگوں سے حسن سلوک سے رکتے نہیں جن سے حسن سلوک ان کے لئے رحمت کا موجب بن سکتا ہے۔

اب یہ جو حصہ میں نے داخل کیا ہے "ان لوگوں سے حسن سلوک سے رکتے نہیں جن کے لئے ان کا حسن سلوک رحمت کا موجب بن سکتا ہے" اس نے اس مضمون میں ایک ایسی وسعت بخشی ہے، اس بات نے جو دراصل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سیرت سے تعلق رکھنے والی بات ہے اور قرآن نے خود یہی تعریف فرمائی ہے اور اس خطبے کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے میں آپ کو بتاؤں گا کہ یہ مضمون اس میں داخل ہے۔ "کاظمین الغیظ" اس موقع پر بنتے ہیں جہاں غصے کا ضبط کرنا اس شخص کے لئے فائدہ مند ہے جس کے مقابل پر غصے کو ضبط کیا جا رہا ہے۔ جہاں اس کے لئے نقصان دہ ہے وہاں غصے کو ضبط نہیں کرتے۔ "والعافین عن الناس" میں عفو کا وہی مضمون ہے جو میں پہلے خطبے میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں اس کا مطلب صرف بخشنا نہیں جیسا کہ عام طور پر ترجمے میں کر دیا جاتا ہے، کاظمین سے تعلق ہے اس کا۔ کاظمین میں غصہ ضبط کیا جاتا ہے جب کہ وہ شدت کے ساتھ پھوٹ پڑنے پر تیار ہو اور عفو اس سے پہلے کا مضمون ہے کہ وہ عام طور پر لوگوں سے درگزر بھی کرتے ہیں۔ اب ان دونوں کا بہت گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ایک انسان میں بیک وقت ان دونوں باتوں کا ہونا ممکن ہے مگر ایک اس دوسرے سے الگ نہیں کی جاسکتی۔ بیک وقت ہونا تو ممکن ہے کیونکہ وہ لوگ جو عافین کے عادی نہ ہوں وہ کاظمین الغیظ ہو ہی نہیں سکتے، ناممکن ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں جو چھوٹے بہت قصور ہوتے رہتے ہیں ان سے اگر انسان نظریں نہ پھیر سکے اور اس کے برعکس مین میخ نکالنے کا عادی ہو، وہ لوگوں کے قصوروں کی تلاش میں رہے ایسے لوگ ہمیشہ اپنی زندگی کو برباد کرتے رہتے ہیں، لوگوں کے لئے رحمت کا موجب بننے کی بجائے ان کے لئے ایک عذاب کا موجب بنے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اصلاح کی خاطر یہ کر رہے ہیں مگر اصلاح کا حق خدا نے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اس سیرت کے ساتھ دیا ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کی ہے اور اس سیرت سے ہٹنے کے بعد کسی کو کوئی اصلاح کا حق نہیں رہتا، اصلاح کی مقدرت نہیں رہتی، توفیق ہی نکل جاتی ہے ہاتھ سے۔

پس یہ وہ صورت حال ہے جس کو آپ کو سمجھنا چاہئے گہری نظر سے۔ کیونکہ ان اخلاق کو اپنانے کے لئے جب تک ان کی معرفت نہ ہو، ان کی گہرائیوں سے انسان واقف نہ ہو، تفاصیل پیش نظر نہ ہوں تو ان چیزوں کو اپنی ذات میں جاری کرنا آسان نہیں ہوا کرتا، پس "عافین عن الناس" آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا ایک طبعی فطری اظہار تھا جس میں کسی بناوٹ کی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ فطری اظہار خودرو اظہار کی طرح ہوتا ہے اور اس میں کسی بناوٹ کی کوشش کی ضرورت نہیں پڑتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم "عافین عن الناس" طبعاً تھے لیکن "کاظمین الغیظ" کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور جد و جہد کی ضرورت ہے اور وہ اسی کو نصیب ہو سکتی ہے جو عفو کا عادی ہو۔

پس عفو سے مراد ان روزمرہ کی باتوں میں، ان قصوروں میں نظر ہٹا لینا ہے جن قصوروں سے کوئی بھی انسان حقیقت میں آزاد نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کی اس پہ خاص رحمت ہو۔ تو ان کا مزاج یہ نہیں ہوتا کہ سوسائٹی میں لوگوں کے قصوروں کی تلاش کرتے رہتے ہیں، اس نے تو یہ کر دیا، اس نے تو وہ کر دیا، جو قصور ان کے سامنے خود ابھر آتے ہیں ان سے بھی نظر پھیرتے ہیں۔ اب یہ "و لا تجسسوا" والے مضمون کی ایک اعلیٰ صورت بیان فرمائی گئی ہے۔ عفو تجسس کے برعکس مضمون ہے۔ تجسس کا مطلب ہے تلاش کرکے معلوم کرو وہ کیا کرتا رہتا ہے اندر بیٹھا ہوا اور گھر میں بھی یہی خرابیاں ہیں جو بہت سی بڑی خرابیوں کو جنم دیتی ہیں، پیدا کرتی چلی جاتی ہیں۔ اگر کوئی بیوی خاوند کے نقائص کی جستجو میں رہے تو اس کی زندگی ویسے ہی حرام ہو جاتی ہے۔ وہ سوچتی رہتی ہے خاوند باہر گیا تھا تو پتہ نہیں کیا کر رہا ہے وہاں بیٹھا اور کس کے گھر گیا تھا اور کیوں گیا تھا اور ساس بہو کی غلطیوں اور قصوروں کی تلاش میں رہتی ہے۔ بہو بہانے نکالتی ہے کہ کس طرح اپنے خاوند کا دل اس کی ماں سے توڑ

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

کر جدا کرے یہ بتانے کے لئے کہ اس کی ماں یہ یہ کام کرتی ہے۔ یہ جو عادتیں ہیں یہ مہلک ہیں انسانی زندگی کے لئے، انسانی عمل کے لئے مہلک ہیں ان کو یہ وعدہ کیسے خدا دے سکتا ہے "عرضها السمٰوات والارض" ایسی جنتوں میں ہے "عرضها السمٰوات والارض" کہ اس کا پھیلاؤ تمام کائنات کے برابر، اس پر پھیلا پڑا ہے۔ گھر کی جنت تو نصیب نہیں ہو سکتی وہ بےچارے باہر کی جنت کا تصور ہی نہیں کر سکتے ان میں اہلیت ہی نہیں پیدا ہوتی، خدا کیسے جھوٹے وعدے کرے گا ان سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی کے نتیجے میں لامتناہی ترقیات کے رستے کھلتے ہیں اور سب سے بڑی جزا اللہ کی محبت کی جزا ہے۔

اس لئے اگرچہ مضمون پھیلا ہے مگر گھر کے حوالے سے پھر آپ کو یاد کرانا پڑتا ہے کہ "عافين عن الناس" تجسس کے برعکس صورت حال ہے۔ تجسس سے صرف نظر کریں، لوگوں کے حالات میں ڈوب کر ان کی برائیاں تلاش نہ کریں۔ اور وہ برائیاں جو از خود ابھر کر آپ کے سامنے آتی ہیں جہاں تک ممکن ہے ان سے عفو کا سلوک کریں۔ اور یہ جو "كاظمين الغيظ" میں میں نے کہا تھا اگر وہ اصلاح ممکن ہو تو پھر ایسا کریں وہ عفو کے حوالے سے قرآن کریم میں دوسری جگہ بالکل واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔ "فمن عفا و اصلح فاجره على الله" عفو کرتے ہیں مگر بغیر کسی شرط کے نہیں کرتے۔ "من عفا و اصلح" وہ جس نے عفو اس طرح کیا کہ اس کے نتیجے میں لازماً اصلاح ہوتی ہے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے۔ جو عفو اس طرح کرے کہ اصلاح کی بجائے بدی کا حوصلہ بلند ہو جائے اور جرائم زیادہ پھیل جائیں وہ عفو ہرگز خدا تعالیٰ کو پسندیدہ نہیں۔

تو "كاظمين الغيظ" اور "عافين عن الناس" کا یہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہوا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اسوہ سے سیکھو۔ آپؐ کا عفو غالب تھا مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر اصلاح ہوتی تھی تو عفو فرماتے تھے، اگر اصلاح نہیں ہوتی تھی تو عفو نہیں فرماتے تھے۔ اور اگر اس پر بنیاد ہے "كاظمين الغيظ" ہونے کی تو لازماً یہ مضمون وہاں بھی پھیل جائے گا، وہاں تک بھی جا پہنچے گا۔ غصہ ضبط کیا جاتا ہے جہاں تک ممکن ہے کہ غصہ ضبط کرنے سے اصلاح ہو لازم ہے کہ غصہ ضبط کرو اور اگر غصہ ضبط کرنے سے جرم کی حوصلہ افزائی شروع ہو جائے اور بغاوت پھیل جائے تو ایسا غصہ ضبط کرنا تو حد سے بڑی حماقت ہے۔

پس رحمت کے باوجود غصہ ضبط کرنا، لیکن رحمت کے تقاضوں کے خلاف غصہ ضبط نہیں کرنا یہ ہے وہ رحمت کا مضمون جو بڑی وضاحت سے قرآن کریم نے پیش فرمایا اور ایک دوسری آیت کو بھی حل کر دیتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اشدآء على الكفار رحمآء بينهم"۔ فرمایا وہ دشمنوں پر "اشدآء" اس لئے نہیں ہیں کہ وہ سخت گیر لوگ ہیں، بدتمیز اور بدمزاج لوگ ہیں۔ باوجود رحیم ہونے کے پھر بھی "اشدآء على الكفار" ہیں اور اس سے بہتر ترجمہ یہ ہوگا کہ رحمت کی وجہ سے "اشدآء على الكفار" ہیں۔ اور یہی وہ ترجمہ ہے جو اس آیت کے حوالے سے میں کر رہا ہوں یعنی ان کی رحمت کا تقاضا ہے کہ جہاں سختی ہو، سختی کی ضرورت ہو اور سختی کے بغیر اصلاح ہو نہ سکتی ہو اور سختی نہ کی جائے تو نہ اس شخص پر رحم ہے جو بغیر اصلاح کے آزادانہ دندناتا پھرے گا، نہ اس دنیا پر رحم ہے جو اس سے نقصان اٹھائے گی۔ تو "كاظمين الغيظ" اور "عافين عن الناس" کا یہ مضمون ہے جو دوسری آیات کے حوالے سے ہم پر کھل جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم خود بھی ایسے تھے، اپنے صحابہ کو بھی ایسا ہی بنا دیا یعنی ان لوگوں کا ذکر چل رہا ہے "محمد رسول الله والذين معه اشدآء على الكفار رحمآء بينهم" تو قرآن کریم کی جس آیت کی طرف سے بھی آپ داخل ہوں اسی جنت میں داخل ہوتے ہیں جس کے ارض و سماء ساری کائنات پر پھیلے پڑے ہیں۔ اندر وہ ساری چیزیں آپ کو دکھائی دینے لگیں گی۔ اور ہر آیت بنیادی طور پر ایک ہی اصل کے تابع چلتی ہے اور آپس میں آیات کا کوئی تضاد کہیں نہیں بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنے میں ممد اور مددگار بن جاتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے "عافين عن الناس" کا مضمون سمجھیں اور پھر جو تربیت کی توفیق آپ کو ملے گی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سارے بنی نوع انسان کی تربیت کی طاقت رکھے گی۔ اب یہ بات بھی بہت اہم ہے سمجھنے والی کیونکہ ہر انسان اگر اپنے مزاج کے مطابق تربیت کرے یا اپنے قومی مزاج کے حوالے سے تربیت کرے تو اپنی قوم کا مزاج کسی حد تک درست کر سکتا ہے مگر دوسری قوموں کا مزاج درست نہیں کر سکتا اس کے لئے عالمی مزاج کی ضرورت ہے۔ اور عالمی رسول کے تابع ہو کر عالمی مزاج پیدا کئے بغیر آپ بنی نوع انسان کی بحیثیت بنی نوع انسان تربیت کرنے کے مستحق نہیں ہو سکتے بلکہ آپ کی تربیت نسبتی رہے گی۔ ایک قوم کی تربیت کر رہے ہیں دوسری کی بگاڑ رہے ہیں۔ ایک قوم کا حق ادا کر رہے ہیں دوسرے کا چھین رہے ہیں۔

تو عالمی حوالہ ضروری ہے تربیت کیلئے اور جب عالمی حوالے کی بات کریں گے تو ایک ہی حوالہ ہے یعنی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جنہوں نے اللہ کے بعد اس دنیا میں اللہ کی ان صفات حسنہ کو اپنا لیا کہ گویا ایک خدا نما وجود بن گئے۔ خدا تو نہیں تھے مگر آپؐ کی صفات میں خدا دکھائی دینے لگا اس لئے آپؐ کی اطاعت لازم ہے۔ ورنہ براہ راست اللہ کی اطاعت کا حکم ہوتا تو بظاہر بہت اچھی بات ہوتی کہ بس اللہ کی اطاعت کرو، کیا پتہ اللہ کی اطاعت کیسے ہوتی ہے، کیسے کریں گے، ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق اللہ کو جو سمجھتا ہے وہی کرتا پھرتا ہے تو قرآن کریم نے یہ احتیاط برتی اور بڑی سختی کے ساتھ اس پر کاربند رہا اور ہمیشہ کے لئے کاربند ہے، اللہ کے ساتھ رسول اللہ کو جوڑا ہے جب بھی اطاعت کی بات ہوئی ہے "اطيعوا الله و الرسول" اور یہ بتانے کے لئے کہ تمہیں محمدؐ رسول اللہ کو سمجھے بغیر، آپؐ کی صفات پر غور کئے بغیر، آپؐ کے حوالے کے بغیر اللہ کی اطاعت کا مضمون سمجھ آ ہی نہیں سکتا اس لئے ان سے سیکھو، ان کے پیچھے چلو پھر تم پر ہر مضمون روشن ہو جائے گا خواہ وہ تقویٰ کا ہو، رحمت کا ہو اور بنی نوع انسان سے تعلقات کا مضمون ہو۔ یعنی اس مضمون کو جس دائرے پر پھیلاؤ گے سختی کا مضمون ہو، شفقت اور رحمت کا نرمی کا مضمون ہو ہر مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے انسان پر روشن ہوتا چلا جائے گا۔

"والله يحب المحسنين" اب متقین سے جو بات شروع ہوئی ہے وہ محسنین پر جا پہنچی ہے۔ متقی میں غلط باتوں سے بچنے کا مضمون زیادہ پایا جاتا ہے یعنی ایک ایسا شخص جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے یا جو خود دوسرے سے نقصان نہ اٹھائے۔ محسن کا مطلب یہ ہے کہ وہ احسان کرتا چلا جاتا ہے ہر طرف۔ یعنی نقصان تو درکنار اس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچ سکتا مگر محض یہی اس کا تشخص نہیں ہے وہ ایک محسن کے طور پر ابھرتا ہے اور ہر طرف احسان پھیلاتا چلا جاتا ہے اور "سراء" اور "ضراء" والے مضمون نے اس احسان والے مضمون کو پہلے ہی کھولا تھا مگر "والله يحب المحسنين" نے اس کو ایک اور عظمت بخش دی۔ فرمایا تم کرو گے جنت کی خاطر، یہ بھی ایک چیز ہے مگر جو اعلیٰ درجے کے مومن ہیں وہ اللہ کی محبت کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمیں تو نیکیوں کا مزہ ہی اس بات میں ہے کہ اللہ کی محبت ملے۔ فرماتے ہیں اگر اللہ کی محبت کا چسکا پڑ جائے تو نیکیوں کی اگر یہ سزا ہوتی کہ اللہ کی محبت تو ملے گی لیکن جہنم کی تکلیفیں بھی ہوں گی تو ہم خوشی سے جہنم قبول کر لیتے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جو اپنے معراج کو پہنچایا گیا ہے یہاں۔ متقین سے بات شروع ہوئی، حقوق کی ادائیگی سے بات شروع ہوئی، حقوق تلف نہ کرنے کی بات شروع ہوئی، باوجود تکلیف اٹھانے کے لوگوں پر احسان کی بات شروع ہوئی، یہ سب تقویٰ کی باتیں ہیں یعنی تقویٰ سے پھوٹتی ہیں مگر اس میں حوالہ صرف یہ ہے کہ ہمیں جنت ملے یعنی تقویٰ کی ترقی یافتہ حالتیں ہی احسان ہیں دراصل، مگر حوالہ جنت کا تھا۔ تم چاہتے ہو کہ وسیع جنت مل جائے، ساری کائنات پر پھیلی ہوئی تو یہ کام کرنا۔ مگر اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں عفو کے اور احسان کے اور برمحل غصے کے اور برمحل سزا کے مضامین سیکھ لو گے اور نیت یہ ہوگی کہ اس سے اللہ کی محبت نصیب ہو تو پھر تم محسن بن جانا یعنی ہمیشہ تم سے احسان ہی ہو لوگوں کو، تمہاری طرف سے لوگوں کو احسان ہی پہنچے تب یاد رکھنا کہ اللہ محسنین سے محبت کرتا ہے تو یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو ایک محسن اعظم کے طور پر بھی پیش فرمایا گیا ہے جو دراصل رحمۃ للعالمین کی ایک دوسری صورت ہے۔

اب میں احادیث کے حوالے سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے چند اور باتیں اسی مضمون سے تعلق رکھنے والی کھولتا ہوں۔ مسند احمد سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا کہتا ہے اس سے تو درگزر کر۔ یعنی عفو کا مضمون ہے درگزر کرنے کے معنوں میں کہ برا کہتا ہے، بدلہ نہ لو اور برداشت کر جاؤ اور یہ برداشت کرنا عفو کی، یہی انتہائی غصے کو برداشت کرنے کی پہلی منزل بنتا ہے اس کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

"جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے" یعنی اپنی عطا کو دوسروں سے لینے کے حوالے سے کبھی نہ باندھو چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو دوسری جگہ کھولا ہے "لا تمنن تستكثر" اس وجہ سے کبھی احسان نہ کرو کہ تم زیادہ حاصل کر لو۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مضمون اس طرح بے نفسی کا مضمون ہے کہ خدا سے بھی توقع نہ رکھو بلکہ پھینک دو چیز۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ "تمنن" کے بعد "تستكثر" کی

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

نہی ہے۔ اللہ پر تو آپ احسان کر ہی نہیں سکتے، ناممکن ہے۔ تو اسی کی عطا کے تابع ہے اس کی عطا سے باہر جا کیسے سکتے ہیں اس لئے اس سے اور بھی مانگیں تو جب بھی آپ اس کی عطا کے نیچے رہیں گے۔ پس جب اللہ فرماتا ہے کہ میری خاطر خرچ کرو گے تو تمہیں زیادہ ملے گا تو اس میں اگر کسی انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں خرچ کروں تاکہ اللہ مجھے زیادہ دے تو یہ بد خلقی نہیں ہے "لا تمنن تستکثر" سے اس کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔

محمدؐ رسول اللہ کو سمجھے بغیر ، آپؐ کی صفات پر غور کئے بغیر ، آپؐ کے حوالے کے بغیر اللہ کی اطاعت کا مضمون سمجھ آ ہی نہیں سکتا۔

"تمنن" اور "تستکثر" سے اگر کوئی اس کا ٹکراؤ دکھائی دے سکتا ہے تو صرف ایک موقع پہ اگر انسان کسی پر احسان کرے اور اس وجہ سے صرف کرے کہ اللہ اسے زیادہ دے وہی چیز تو یہ اعلیٰ درجہ کی نیکی نہیں رہے گی کیونکہ پھر جب خدا اس کو دنیا میں کچھ دے دے گا تو اس کا حساب پورا ہوگیا اس سے بھی زیادہ مل گیا اور بات ختم ہو گئی۔ تو اگر انسان اس وجہ سے خرچ کرے کہ رضائے باری تعالیٰ نصیب ہو تو وہی محسن والا مضمون "واللّٰہ یحب المحسنین" یہ اس پر صادق آئے گا تو اگرچہ ظاہری طور پر تو "لا تمنن تستکثر" کا مضمون یعنی احسان نہ کرو، کسی کو ممنون نہ کیا کرو اس نیت سے کہ تم زیادہ لو اس کا پہلا قدم یہ ہے کہ جب تم بنی نوع انسان میں کسی کے ساتھ حسن سلوک کرو، کچھ اسے دو تو ہرگز اس سے زیادہ لینے کی کوئی بھی خواہش تمہارے دل میں نہ ہو۔ نمبر دو، اگر ہو تو اللہ سے لینے کی خواہش ہو کیوں کہ وہ تمہارے زیر احسان نہیں آ سکتا، "من" کے نتیجے میں۔ "من" تم نے کسی اور پہ کی ہے، اللہ سے لے رہے ہو یہ جائز ہے، گناہ نہیں ہے مگر اگر نظر مادے پر ہی ٹھہر گئی اور مادی جزا ہی تمہارا مقصود بن گئی تو اتنا ہی ملے گا۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے جو اللہ سے یہ کہتا ہے کہ مجھے اس دنیا کی حسنہ عطا کرے اسے دنیا کی حسنہ ہی ملتی ہے پھر، آخرت کی حسنہ نہیں ملتی۔ اور مومنوں کو یہ سکھایا "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃً و فی الاخرۃ حسنۃً و قنا عذاب النار"۔ تو کبھی بھی اپنے احسان کو محض مادی فوائد کی توقع سے خواہ وہ خدا سے ہوں باندھا نہ کرو۔ بلکہ اس کو ان سے وابستہ نہ ہی کرو تو بہتر ہے کیونکہ اگر بے تعلق کرلو گے مادی فوائد سے چاہے وہ خدا کی طرف سے عطا ہوں تو پھر تمہاری نظر زیادہ بلند ہو جائے گی اور مادی فوائد تو اللہ نے دینے ہی دینے ہیں اس لئے جو چیز بن مانگے مل جانی ہے خواہ مخواہ اس میں مانگنے کی ضرورت کیا ہے اس چیز کو مطمح نظر بنانے کی کیا ضرورت ہے جو بغیر مطمح نظر بنائے اللہ نے اپنی طرف سے دے ہی دینی ہے۔ تو اسی لئے جب مومن کسی پر احسان کرتے ہیں اور وہ شکریہ ادا کرتا ہے تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ ان کو جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارا شکریہ ادا نہ کرو "لا نرید منکم جزآءً و لا شکوراً"۔ ہم تم سے نہ جزاء چاہتے ہیں نہ شکریہ چاہتے ہیں کیونکہ یہ ہم نے جو کچھ کیا تھا یہ جزاء کے تصور سے کیا ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے تصور سے کیا ہے۔ پس رضائے باری تعالیٰ اگر مقصود رہے تو شکریہ تو رکنے ہی نہیں ہیں، پھر بھی آئیں گے۔ شکریہ تو کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ بنی نوع انسان کو ہدایت کر دی ہے کہ تم شکریہ ادا کیا کرو۔ اس لئے شکریہ کی مناہی نہیں ہے بلکہ شکریہ تو سکھایا گیا ہے، قبول کرنے کی مناہی ہے کیونکہ جو شکریہ قبول کرتا ہے اس کا نفس موٹا ہو جاتا ہے، اس کی نیت کی پاکیزگی میں فرق آ جاتا ہے اور اسے شکریوں کے ہی چسکے پڑ جاتے ہیں، انتظار کرتا رہتا ہے کہ میں نے یہ کیا تھا ابھی تک شکریہ کا خط نہیں آیا۔ ابھی تک اسے قبول نہیں کیا گیا اور یہ مجھے نہیں پتہ چلا کہ میرے زیر احسان آیا ہے کہ نہیں وہ شخص۔ یہ تصور ہی جھوٹا اور باطل ہے۔ شکریہ سے ایسے بے نیاز ہو جاؤ کہ جس کو اردو میں یوں ظاہر کیا ہے "نیکی کر دریا میں ڈال" اس طرح نیکی کرو کہ گویا دریا میں غرق ہوگئی۔ پتہ ہی نہیں پھر وہ گئی کہاں۔ انسانی لاشیں بھی نہیں ملتیں دریاؤں سے بعض دفعہ، نیکیاں کہاں ڈھونڈتے پھرو گے پھر۔ تو یہ وہ "لا تمنن تستکثر" کا مضمون ہے جس کا اسی مضمون سے گہرا تعلق ہے کہ تم جب احسان کرو تو اس احسان کے بدلے میں نہ بندے سے جزاء چاہو، نہ اس لئے احسان کرو کہ اللہ تعالیٰ وہی مادی جزاء تمہیں اس دنیا میں دے دے، نہ اس لئے احسان کرو کہ وہ تمہارا شکریہ ادا کریں اور تمہارے نفس کو مطمئن کریں کہ ایک چیز تمہارے ہاتھ سے نکلی اس کی دوسری قدر تمہارے ہاتھ میں واپس آ گئی۔

پس حقیقت میں شکریہ کا مضمون ذات باری تعالیٰ کی خاطر نیکیوں سے تعلق نہیں رکھتا کیونکہ بنی نوع انسان بسا اوقات صرف اس لئے احسان نہیں کرتے کہ زیادہ ملے۔ اس لئے کہ ان کی طبیعتوں میں نفاست پیدا ہوچکی ہوتی ہے مادے کے مقابل پر وہ جوابی شکریہ اور جوابی محبت کو زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس لئے بظاہر وہ بے لوث خرچ کر رہے ہیں مگر حقیقت میں بے لوث خرچ نہیں کیا کرتے۔ پنجابی کا محاورہ کئی دفعہ میں نے آپ کو سنایا ہے اور اس موقع پر پھر بھی یاد آ جاتا ہے کہ "ستے پتر دا مونہہ کی چمناں" مائیں کہتی ہیں جب بیٹا سویا پڑا ہے اس کا مونہہ چوم کے ہم کیوں اپنا وقت ضائع کریں اس کو پتہ ہی نہیں لگتا تو ہمیں کیا فرق پڑتا ہے لیکن اللہ کی خاطر ستے پتر کے مونہہ بھی چومے جاتے ہیں۔

وہ بنی نوع انسان جو غافل ہے محمدؐ رسول اللہ اس کے بھی محسن بن گئے، ان کے لئے بھی بے انتہا رحمت بن گئے، ان کے لئے "کاظمین الغیظ" تھے جو ہر وقت آپؐ کو دکھ پہنچاتے تھے۔ وہ جن کے لئے "کاظم الغیظ" تھے، وہ وہ تھے جو ہر وقت آپؐ کو دکھ پہنچاتے تھے اور رحمت کا جو سلسلہ ہے وہ پھر بھی ان کے حق میں جاری رہا۔ اس طرح جاری رہا کہ ان کے حق میں جب اور کچھ پیش نہیں گئی تو دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ اگر عفو نے کام نہیں کیا، اگر درگزر نے کام نہیں کیا، اگر نصیحت نے کام نہیں کیا تو پھر باری تعالیٰ کے حضور جھک گئے۔ کہا اے خدا میں تجھ سے رحمت مانگتا ہوں میری پیش نہیں جاتی، میرا بس نہیں چلتا۔ تو اس سے بڑا دنیا میں جیسا کہ محاورہ ہے ستے پتروں کے مونہہ چومنے والا اور ہو کون سکتا ہے، ناممکن ہے۔ مائیں تو پتر کا مونہہ بھی نہیں چومتیں۔ محمدؐ رسول اللہ تو ان کے مونہہ چومتے رہے اپنی رحمت کی وجہ سے جو غفلت میں سوئے ہوئے تھے اور جو آئندہ نسلوں میں کبھی پیدا ہونے تھے مختلف زمانوں میں، مختلف مکانوں میں، مختلف ممالک میں، مختلف رنگ و نسل میں۔ ان کے لئے بے قرار رہے، ان کے لئے دعائیں کرتے رہے تو یہ وہ رحمت کی عالی حیثیت ہے جس کی جزاء لازماً یہ ہونی چاہئے کہ ایسی جنت کہ "عرضھا السمٰوات والارض" کہ سارے زمین و آسمان پر وہ محیط ہو مگر یہ بھی کافی نہیں ہے کیونکہ یہ کرتے تھے تو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر۔ اس لئے "واللّٰہ یحب المحسنین" سے بہتر کوئی عنوان نہیں ہو سکتا، کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی کے نتیجے میں لامتناہی ترقیات کے رستے کھلتے ہیں اور سب سے بڑی جزاء اللہ کی محبت کی جزاء ہے اس سے بڑی اور کوئی جزاء نہیں۔ تو محبت کی خاطر یہ کام کرو گے تو تھکو گے نہیں۔ ایک اور فائدہ اس کا یہ ہے اور اس مضمون پر بھی میں کئی دفعہ روشنی ڈال چکا ہوں مگر جیسا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ بعض چیزیں ہیں جو تکرار کی خاطر نہیں اصرار کی خاطر کرنی پڑیں گی۔ یعنی تکرار کرتے ہو اگر اس غرض سے کہ تمہارا اصرار ہو کہ تم نے ضرور یہ بات پہنچا کے چھوڑنی ہے تو یہ اصرار جائز اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے اور اسے تکرار نہیں کہا جا سکتا۔

تو اس پہلو سے میں آپ کو پھر سمجھاتا ہوں کہ "واللّٰہ یحب المحسنین" نے ہمیں کوششوں کو آسان کرنے کی راہ بھی دکھلا دی ہے۔ یہ کام جو بتائے گئے ہیں بڑے مشکل کام ہیں غصے کی حالت میں بھی اپنے دل میں ضبط کرو اور پھر عفو کے تعلق میں بھی اس وقت درگزر نہیں کرنی جب خطرہ ہو کہ یہ درگزر کسی کو باغی بنادے گی۔ کتنے باریک مضامین ہیں اور ہر شخص کی دسترس میں نہیں کہ ان کو پوری طرح سمجھ کر ان کا حق ادا کر سکے اور پھر دقتیں بھی بڑی ہیں اس راہ میں، غصہ برداشت کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ غصے کی حالت میں انسان بے اختیار دوسرے کو گالی دے جاتا ہے، تھپڑ مار دیتا ہے۔ دوسرے دن پھر آ کے معافی بھی مانگنی پڑتی ہے، فون بھی کرنے پڑتے ہیں کہ معاف کرنا کل غصے کی حالت میں ہم سے یہ ہو گیا تھا، اب آپ ہمیں معاف کردیں تو اس سے تو معافی اس وقت مانگی جا رہی ہے جب اس کا دکھ کا حال کچھ خود بخود ہی ٹھنڈا پڑ چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ غصے کی حالت میں تم معاف کیا کرو، اس وقت کوئی کلمہ نہ نکالا کرو تو کوئی آسان کام تو نہیں ہے مگر محبت ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ اگر اللہ کی محبت کی خاطر ہو تو یہ

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰

مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

Tel (069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

چیزیں آسان ہوں گی۔ اگر جزاء کی خاطر ہوں تو پھر بھی کسی حد تک آسان ہو جاتی ہیں مگر محبت میں تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ پیار کی خاطر سب سودے آسان ہو جاتے ہیں۔ سب قربانیاں معمولی اور ہلکی دکھائی دیتی ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں پھر کوئی چیز بڑی رہتی ہی نہیں خواہ جتنی بڑی قربانی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو عاجزی کا آخری مقام نصیب ہوا ہے۔ آپؐ نے جو کچھ بھی کیا اللہ کی محبت میں کیا اور اللہ کی محبت کی جزاء اتنی زیادہ تھی کہ جو کیا وہ کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا اور جو تکلیفیں اٹھائیں وہ اس محبت کی وجہ سے آسان اور کچھ بھی نہ رہیں، باقی ہی نہ رہیں گویا کہ۔ تو اس لئے جب حضور اکرمؐ راتوں کو کھڑے ہو کر ساری ساری رات خدا سے بخشش طلب کیا کرتے تھے، فضل مانگا کرتے تھے تو یہ مضمون ان کو سمجھ آ ہی نہیں سکتا جو اس محبت کے مضمون اور اس عجز کے مضمون کو نہ سمجھیں جو محبت کے نتیجے میں پیدا ہونا لازم ہے۔ اللہ سے محبت کی خاطر جو کچھ کیا، کیا اور محبت کی جزاء ایسی نازل ہوئی کہ آپؐ کے سارے وجود کو اس نے لپیٹ لیا۔ ساری زندگی محمدؐ رسول اللہ کی خدا کی گود میں پلی ہے تو پھر جو کچھ کیا تھا وہ تو لگتا تھا کچھ بھی نہیں ہوا، تکلیف کونسی پہنچی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

تو نے تو مجھے گود سے اتارا ہی کبھی نہیں۔ جس طرح ایک دودھ پیتا بچہ ہے وہ ماں کی گود میں رہتا ہے اور وہی اس کی جنت ہے میں اس تیری گود میں پلا ہوں، غیر کے دکھ مجھے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے یعنی پہنچے تو بے ضرر ہو کر پہنچے۔ تیری حفاظت میں، مجال تھی کسی غیر کی کہ مجھے حقیقی دکھ پہنچا سکے، پہنچاتے رہے مگر تیری محبت ان کو رحمت میں تبدیل فرماتی رہی اور تسکین قلب میں تبدیل فرماتی رہی۔

پس محبت کے مضمون کو سمجھ کر اس راہ میں قدم آگے بڑھائیں گے تو ہر مشکل آسان ہوتی چلی جائے گی اور ہر مشکل کی جزاء ملتی چلی جائے گی ورنہ غصے گھونٹنا بڑا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ مجھ سے ایک شخص نے نفسیاتی نقطہ نگاہ سے یہ سوال اٹھایا تھا کہ اسلام نے جو یہ تعلیم دی ہے تو بڑی مصیبت ہے اس سے تو کئی قسم کی نفسیاتی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی کہ تم اپنے غصے ضبط کرو، اپنی خواہشات ضبط کرو۔ تو وہ نفسیات کا ماہر تھا اس نے کہا ہم جانتے ہیں کہ ایسا کرنے سے انسان کو طرح طرح کی نفسیاتی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ میں نے کہا ان کو ہوتی ہیں جو غصے ضبط کرتے ہیں جو اپنے نفس کی خاطر کچھ کرنے سے محروم رہتے ہیں تو احساس محرومی ہے اور ایک غصہ اتارنے کا موقع ہے مگر مجبوری سے ضبط کیا جاتا ہے اور اترتا نہیں ان کو بیماریاں لگا کرتی ہیں۔ جو بالارادہ غصہ ضبط کرتے ہیں ان کو بیماریاں نہیں لگا کرتیں۔ پس جو کھولتے رہتے ہیں دل چاہتا ہے کہ غصے کو اتارنے کا موقع ملے تو پھر ہم یوں ڈسیں اور یوں بدلے اتاریں وہ ذہنی مریض ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر نفسیات نے، میں نے کہا، آپ کو یہ پڑھایا ہے تو غلط پڑھایا ہے، بالکل غلط ہے انسانی نفسیات کا یہ نظریہ کہ اپنے شوق سے، دسترس رکھتے ہوئے، چاہتے ہوئے آپ اپنا ہاتھ روک لیں تو آپ نفسیاتی مریض بن جائیں گے۔ نفسیاتی مریض نہیں ہوں گے بلکہ آپ کی نفسیات کو ایک مزید طاقت عطا ہوگی۔ اور انسانی نفس جو بھی جس چیز کا بھی آپ نام رکھتے ہیں وہ ارتقائی منزلیں طے کرتا ہے اس سے۔ اس کو مزید حوصلے ملتے ہیں مگر اس کو چھوڑ بھی دیں تو جو رضائے باری تعالیٰ نصیب ہو رہی ہے اس نے احساس محرومی کون سا رکھا ہے باقی۔ اگر ضبط اللہ کی خاطر ہے اگر کسی نعمت کو حاصل کرنے سے آپ ویسے ہی رک جاتے ہیں خدا کی خاطر، چاہتے ہوئے، دسترس رکھتے ہوئے رک جاتے ہیں اس کی جزاء تو مل گئی ہے اور جزاء اس سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے کیونکہ یہ طوعی زندگی ہے، مجبوری کی زندگی نہیں۔ طوعی زندگی کے مضامین ہی مختلف ہیں جب آپ ایک چیز چھین سکتے ہیں کسی سے اور نہیں چھینتے تو اس سے احساس محرومی نہیں پیدا ہوتا۔ اور اگر اس لئے نہیں چھینتے کہ جو دیکھ رہا ہے آپ کو وہ آپ سے زیادہ پیار کرے گا تو احساس محرومی تو درکنار آپ کو اس کے بالکل برعکس اس چیز سے بڑھ کر پیار اور محبت کی دولت مل جاتی ہے تو آپ کو نفسیاتی بیماری کس چیز کی لگے گی۔ تو اس قسم کی نفسیاتی بیماریوں کے تصور کو پاؤں تلے پامال کرتے ہوئے **محمد رسول اللہ کے صراط مستقیم پر آگے بڑھیں اور ایک ایک کرکے یہ اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے سیکھیں جن کی تفاصیل قرآن نے خوب کھول کر بیان کر دی ہیں اور حدیثوں نے بھی اس مضمون کو محفوظ کر دیا ہے، اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔**

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل آسٹریلیا)

دنیا کے افق پر منڈلانے والا اقتصادی و سماجی بحران

ترقی یافتہ ممالک اور ان کی پیروی میں ترقی پذیر ممالک بھی ایک ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں جو کمپیوٹر کا دور ہے۔ اس دور یا عہد کو انفریشن ایج (Information Age) تیسری لہر (Third Wave) اور تکنیکی انقلاب (Technological-Revolution) وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ انفریشن ایج نے صنعتی انقلاب ہی کی کوکھ سے جنم لیا ہے اور اپنے ساتھ وہ تمام فوائد اور مسائل لے کر آیا ہے جو اس نے ورثہ میں پائے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں جہاں انسان نے زندگی کے ہر مادی پہلو میں ترقی کی وہاں لوگوں کی اکھاڑ پچھاڑ اور بے چینی بھی کثرت سے پھیلی۔ آبادی دیہات سے قصبوں اور شہروں میں منتقل ہوئی۔ آجر و مزدور کے اختلافات اور یونین سازی نے جنم لیا۔ غریبوں اور امیروں کے فاصلے بڑھتے گئے۔ غریب ملک خام مال پیدا کرنے میں لگے رہے اور ترقی یافتہ ملک صنعت و تجارت کے بل بوتے پر دنیا کی دولت سمیٹتے رہے۔ لیکن اب جو نیا دور آیا ہے وہ ترقی یافتہ ممالک کو بھی شدید بے چینی میں مبتلا کر دے گا۔

آسٹریلیا میں حال ہی میں ایک کتاب چھپی ہے جس کا نام The End of Work ہے۔ اس کے مصنف واشنگٹن کے ادارہ Foundation of Economic Trends کے صدر Jermy Rifkin ہیں وہ لکھتے ہیں کہ انفریشن ایج اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ دنیا کے لئے پیغام ہے کہ اب کارکنوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ ترقی یافتہ دنیا تدریجاً دو حصوں میں بٹ رہی ہے۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کمپیوٹر ماہرین جو نسبتاً تعداد میں تھوڑے ہونگے۔ اور بڑی بڑی تنخواہیں پائیں گے اور دوسرا حصہ بیکاروں کا ہوگا جن کا کام کمپیوٹر سنبھال چکے ہونگے۔

ایک اور مضمون نویس Ethna Kapstein لکھتے ہیں کہ دنیا نہایت سنگدلی سے اس شدید المناک صورت حال کی طرف بڑھ رہی ہے جب مستقبل کے مؤرخین سوال کریں گے کہ جب کمپیوٹر ملازمین کو دھڑا دھڑ بیکار کر رہے تھے تو اس وقت مناسب کارروائی کیوں نہ کی گئی۔ کیا اس وقت کے اقتصادی اور پالیسی ساز ادارے اس شدید انتشار سے آگاہ نہ تھے جس کا شکار ملازمین ہو رہے تھے۔ ان کو کس بات نے روکا ہوا تھا کہ عالمی سماجی بحران سے بچاؤ کے لئے بروقت تدابیر اختیار کرتے۔

ان کے آخری سوال کا جواب یہ ہے کہ بین الاقوامی کاروباری رقابت اور ڈالر کی ہوس نے اس کو کمپیوٹر کے دور سے پیدا ہونے والے سماجی مسائل کی طرف نگاہ اٹھانے سے روک رکھا تھا۔ ایک حکایت ہے کہ ایک بار آسمان پر بہت اونچا دو پرندے اڑ رہے تھے۔ ایک نے دوسرے کو کہا کہ میری نظر اتنی تیز ہے کہ وہ نیچے مجھے بکری کا بچہ چرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ واہ یہ کیا بات ہے مجھے اس کے قریب چنے کا ایک دانہ پڑا ہوا نظر آ رہا ہے۔ پہلے نے کہا یہ ماننے والی بات نہیں نیچے جا کر دانہ چگ کر بتاؤ تو مانوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے وہ سیدھا نیچے آیا اور دانے کو چونچ میں اٹھا لیا لیکن جب اڑنے لگا تو ایک جال میں پھنس چکا تھا۔ پھر کہنے لگا افسوس لالچ میں مجھے ننھا سا دانہ تو نظر آ گیا تھا لیکن اتنا بڑا جال اس پر تنا ہوا نظر نہ آیا۔ یہی حال ان دور بین قوموں کا ہے کہ ان کو نئے انقلاب کی تہہ میں پڑا ہوا ڈالر تو نظر آتا ہے لیکن اس کے ارد گرد بے کاری کا جال نظر نہیں آتا۔

بیکاری کا رجحان ترقی یافتہ ممالک میں شروع ہو چکا ہے۔ جو لوگ کم تعلیم یافتہ ہیں اور کسی خاص ہنر کے ماہر نہیں وہ دن بدن بیکاری میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ امریکہ کی مثال سامنے ہے۔ واشنگٹن کے ۴۰ فیصد کالے نوجوان یا تو جیل میں ہیں یا پیرول پر رہا ہیں۔ عدالتوں میں پیشیاں بھگت رہے ہیں یا مفرور ہیں۔ جب بھی بے کاری اور اقتصادی بدحالی بڑھے گی معاشرہ کی بے چینی اور جرائم بڑھیں گے۔ لیکن کوئی نہیں جو اس طوفان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے جو افق پر تیزی سے پھیل رہا ہے۔

آسٹریلیا میں بھی کئی سال سے یہ عمل شروع ہو چکا ہے کہ جدید سے جدید ٹیکنالوجی نصب کی جا رہی ہے اور کارکن فارغ کئے جا رہے ہیں۔ ملازموں کی تعداد سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں روز بروز کم ہو رہی ہے جبکہ کام آبادی کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ جب کوئی کسی دفتر میں داخل ہوگا تو دیکھے گا کہ وہاں صرف کمپیوٹر ہی کام کر رہے ہیں بس ایک کتا ہے اور ایک آدمی ہے۔ کتا کمپیوٹروں کی چوکیداری کر رہا ہے اور آدمی کتے کو روٹی پانی ڈال رہا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے
کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

۱۹۹۷ء

یورپین تجزیہ نگاروں کے تجزیات کے مطابق ۱۹۹۷ء ایک پُرامن و سکون اور ایک مثالی پیداواری سال ہوگا۔ ۱۹۲ آزاد ممالک میں سے کوئی دوسرے پر چڑھائی نہیں کرے گا۔ مقامی خانہ جنگیاں تو ہونگی لیکن بین الاقوامی سطح پر کوئی جارحانہ واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ پیداوار زر، انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ ہوگا۔ اس خوش حالی کی وجوہات امریکہ اور آئی ایم ایف کی کاوشوں سے وجود میں آئیں گی۔ ہر سنجیدہ ملک ایک ہی ایجنڈے پر عمل پیرا ہوگا۔ اس صورت حال کا سب سے زیادہ فائدہ انگلستان کو ہوگا۔ اور سب سے کم فرانس کو۔

۱۹۹۷ء کے خطرناک ترین لمحات ہانگ کانگ کی یکم جولائی ۱۹۹۷ء کو چین کو واپسی کے لمحات ہونگے ۔ وغیرہ۔ (The Economist London)

یہ تجزیئے انتہائی محنت اور عرق ریزی سے تیار ہوئے ہیں۔ لیکن یورپین دماغ کی ساخت چونکہ ہمارے دماغ کی ساخت سے یکسر مختلف ہے۔ لہذا ہم اپنا تجزیہ پیش کرنے پر مجبور ہیں۔

امن و سکون کی یورپین تعریف اور ہے اور ہماری اور۔ ان کا "مثالی پیداوار زر" ہمارے زاویے سے غیر مثالی ہے۔ یورپ کا جنگوں کا تصور ہمارے تصور سے متضاد ہے۔ ان کی مقامی جنگیں ہماری اصطلاح میں بین الاقوامی جنگیں ہیں۔ ان کے خیال میں امریکہ بہادر اور اس کے غلام IMF دنیا کی خوش حالی کے ذمہ دار ہیں جبکہ ہمارے ناقص خیال میں یہی دونوں دنیا کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ ان کا بین الاقوامی ایجنڈا اور ہے اور ہمارا اور، وغیرہ۔

امن و سکون عالم

چونکہ یورپین اصطلاحات میں اسرائیلی جارحیت، جارحیت ہی نہیں ہے۔ روانڈا، برونڈی کے واقعات مقامی نوعیت کے ہیں۔ بوزنین سرب اپنی جارحیت کے صلہ میں تقسیم بوزنیا کے حق دار ٹھہر چکے ہیں۔ جنگی جرائم مسلمانوں کے خلاف ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ تو صرف یہود اور نصاریٰ کے خلاف ہوا کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کی صرف وہ تعریف درست ہے جو امریکہ، یورپ اور نیٹو کریں نہ کہ کوئی اور تعریف لہذا ۱۹۹۷ء کا سال انتہائی پرامن سال ہوگا۔ یہود امن عالم کی خاطر بین الاقوامی اخلاق اور معاہدات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عرب علاقوں میں یہودی بستیاں آباد کریں گے۔ نیٹو امن عالم کی خاطر بین الاقوامی جنگی مجرموں سے دوستانہ روابط قائم رکھے گا۔

امن عالم کو فوری خطرہ چونکہ صرف اسلام ہی سے ہے، چین کا خطرہ ابھی کافی دور ہے۔ لہذا ۱۹۹۷ء میں گوری پالیسیوں کا محور اسلام ہی رہے گا اور "جارحیت ہی بہترین دفاع ہے" کے اصول کے تحت دنیا کو اسلام سے بچانے کا کام جاری رہے گا۔ یہی جارحیت امن عامہ کی ضمانت ہوگی۔ وقس علی ھذا۔

مثالی پیداوار زر

یورپین تجزیہ نگاروں کے مطابق دنیا کی مجموعی پیداوار زر کی شرح ۴ فیصد ہوگی جو انسانی تاریخ میں اس سے قبل کبھی وقوع پذیر نہیں ہوئی اور اس کامیابی کا سہرا امریکہ اور IMF کے سر ہوگا۔

درحقیقت یہ پیداوار زر اور یہ شرح غریب اقوام کی قیمت پر وقوع میں آئے گی۔ امریکہ اور IMF نے دنیا کو جو ایجنڈا دیا ہے اس پر عمل درآمد کے نتیجے میں ہم نے تو کبھی کسی ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتے نہیں دیکھا۔

Asian Tiger Cubs یعنی سنگاپور، ملیشیا، تائیوان، انڈونیشیا، کوریا اور چین وغیرہ نے اگر کچھ حاصل کیا ہے تو اس کی وجوہات امریکہ اور IMF تو ہرگز نہیں۔ ان کی ترقی یورپ سے مختلف لیڈرشپ کی مرہون منت ہے بلکہ جاپان کی ترقی کا راز بھی ان کا اپنا منفرد نظام معیشت ہے نہ کہ کچھ اور۔

مقامی اور بین الاقوامی جنگیں

اصطلاحات یورپ کے مطابق فلسطین، الجزائر، لیبیا، عراق، ترکی، ایران اور بوزنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ مقامی واقعات ہیں۔ جن کی بین الاقوامی اہمیت اس لئے کچھ نہیں ہے کہ امریکہ و یورپ کا ان واقعات پر مکمل کنٹرول ہے۔ ان معنوں میں کہ ان کی مرضی کے خلاف وہاں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ لہذا ۱۹۹۷ء کا سال غیر معمولی طور پرامن کا سال ہے۔

امریکہ اور IMF

یورپین تجزیہ نگاروں کی بات اس حد تک تو درست ہے کہ دنیا امریکہ اور IMF کی گرفت میں آچکی ہے اور دنیا کے اکثر ممالک انہی کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ درست نہیں ہے کہ دنیا کی متوقع خوش حالی انہیں ایکٹرز کی مرہون منت ہے۔

اول تو ۱۹۹۷ء میں کوئی ایسی خوش حالی آتی نظر نہیں آرہی جو ۱۹۲ آزاد ممالک میں کسی ایک میں بھی انسانی مسائل کا حل ہو سکے۔ بلکہ اس کے برعکس دنیا کی بدحالی یقیناً ۱۹۹۶ء کے مقابلے میں ۱۹۹۷ء کے دوران زیادہ ہی ہوگی، کم ہرگز نہیں ہوگی۔ جسے ہمارے اس تجزیے سے اتفاق نہیں ہے انہیں ہمارا مشورہ صرف یہ ہے کہ ۱۹۹۷ء کے آخر تک انتظار کریں اور اگر انہیں خوش حالی جیسی کوئی چیز نظر آئے تو ہمیں فوری اطلاع دیں تاکہ ہم ان سے معذرت کر سکیں۔

ہمارا ایجنڈا

ہمارا ایجنڈا امریکن ایجنڈے سے کلیتاً مختلف ہے۔ ہمارے ایجنڈے میں تمام تعریفیں مطلق (Absolute) ہیں، نسبتی نہیں۔ انصاف، مطلق انصاف ہے اور بس۔ انصاف کی کوئی قسمیں نہیں ہیں۔ جارحیت محض جارحیت ہے اور کچھ نہیں۔ انسانی حقوق نہ گورے ہیں، نہ سرخ، نہ براؤن اور نہ ہی سیاہ۔ یہ نہ امریکن ہیں نہ یورپین ہیں، نہ ایشین وغیرہ۔ امن عالم اور خوشحالی بھی نہ شرقی ہیں، نہ غربی، نہ جنوبی اور نہ ہی شمالی۔ ہمارا انسان نہ فلسطینی ہے، نہ یہودی، نہ مسلمان ہے اور نہ ہی سرب یا کروٹ۔ ہماری دنیا نہ امریکہ کی ایجاد ہے اور نہ یورپ کی۔ یہ انسانیت کا مشترکہ بچھونا ہے۔ اس کی حفاظت، اس کا امن، اس کی ترقی اور خوشحالی بےرنگ و بےسمت ہیں۔ انسانی سطح پر نہ ہمارا کوئی دشمن ہے اور نہ ہی کوئی دوست۔ بحیثیت انسان سب کے حقوق برابر ہیں اور ذمہ داریاں بھی۔

ہمارا ایجنڈا انسانیت ہے۔ انسانیت ہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام انسانی امور قائم ہیں۔ یورپین یا غیر یورپین ہونے سے قبل انسان ہونا لازم ہے۔ مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو، بدھ وغیرہ بننے سے پہلے انسان بننا ضروری ہے۔

ہمارے خیال میں امریکن ایجنڈا ان بنیادی خصوصیات کا حامل نہیں ہے۔ کوئی سودی ایجنڈا، انسانی ایجنڈا کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ استحصال انسانیت کی نفی ہے۔ اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ ہر یورپین یا امریکن نظام خواہ وہ اقتصادی ہو یا سماجی، سیاسی ہو یا معاشرتی یا کوئی بھی اور نظام وہ بنیادی طور پر (Self Interest) یا استحصال پر مبنی نظام ہے۔ بالفاظ دیگر وہ انسانی نظام ہی نہیں ہے اور انسانیت پر اس کا اطلاق ممکن نہیں۔

دعوت الی اللہ کے لئے مقامی زبان سیکھنا ضروری ہے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بلجیم میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا:

"ایک بڑا نقص دعوت الی اللہ کے معاملے میں یہ ہے کہ زبان سیکھتے نہیں اور کہتے ہیں ہم تبلیغ کر رہے ہیں یا تبلیغ کرنی ہے۔ بغیر زبان سیکھے آپ کس طرح انقلاب برپا کریں گے۔ یہ تو ویسے ہی ہے جیسے غالب نے کہا ہے کہ۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار ہی نہیں

نہ دینی علم ہے، نہ تلوار ہے اور تبلیغ کے لئے نکلے ہیں۔ دنیا میں انقلاب برپا کر دینا ہے۔ زبان ہی نہیں آتی۔ مسئلوں کا پتہ کچھ نہیں اور ساری قوم کی حالت بدل دینی ہے۔ یہ کیسی بچوں والی باتیں ہیں۔ غالب کہتا ہے ۔ اس سادگی پہ کون نہ مرجائے۔ .... یہ بھولا پن دیکھ کر کوئی مرے تو مرے تلوار سے وہ شخص نہیں مرتا۔ جس کے پاس تلوار ہی نہیں وہ کسی کو کیا مارے گا۔ تو کتنا دلچسپ انداز ہے کہ اس سادگی پہ کون نہ مر جائے ۔ کوئی مرے تو سادگی پہ مرے ورنہ مرنے والا حال کوئی نہیں ہے۔ آپ کا تبلیغ والا حال کوئی نہیں۔ آپ بےچاروں کا بھولاپن دیکھ کر کوئی مسلمان ہو جائے تو ہو جائے ورنہ کوئی ایسی بات نہیں۔ کوئی طریقہ آپ نے اختیار نہیں کیا۔ شوریٰ کے اجلاس میں مقامی زبان میں بات کریں۔

زبانیں سیکھیں اور زبانیں سیکھنے کی طرف آپ کی توجہ اس وقت ہوگی جب آپ کو یہاں شوریٰ میں مجبور کیا جائے گا کہ آئیں اور فرنچ میں بات کریں اور رائے دیں۔ وہ جو لمبی لمبی اردو تقریریں کرتے ہیں چپ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ آتا کچھ نہیں ہوگا بولیں گے کس طرح۔ اور اگر کوئی نیا نیا آیا ہے تو اس کو امیر صاحب اجازت دیں کہ بےشک اردو بول لو لیکن اس کا ترجمہ ہونا ضروری ہے تاکہ یہ یاددہانی ہمیشہ ہو کہ یہ وہ زبان ہے جو ہماری زبان ہونی چاہئے اور باقی سب زبانیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں"۔

چوہدری ایشین سٹور گروس گیراؤ کی طرف سے عید کی خوشی میں

ایک نئی پیشکش

سیل SALE سیل SALE سیل

مؤرخہ ۲۸ جنوری سے ۲۸ فروری تک

۱۔ احمد سویاں	۲۰۰ گرام	۱ مارک
۲۔ ٹلڈا چاول	۱۰ کلو	۴۰،۹۰ مارک
۳۔ چاول ٹوٹا	۲۰ کلو	۲۹،۹۰ مارک
۴۔ ابلے چنے	۱ درجن	۷،۹۰ مارک
۵۔ چپاتی آٹا	۱۰ کلو	۶،۹۰ مارک
۶۔ احمد مربع ہریڑ	۱ درجن	۳۰،۰۰ مارک
۷۔ احمد مربع آملہ	۱ درجن	۳۰،۰۰ مارک
۸۔ پکوڑا مکس	۲۰۰ گرام	۱ مارک
۹۔ احمد حلال جیلی	۱۰۰ گرام	۱ مارک

تازہ اور حلال گوشت اور مرغی کے لیگ پیس ہر وقت دستیاب ہیں
نیز شادی بیاہ کیلئے باورچی خانہ اور کھانا پکانے کیلئے
برتنوں کی سہولت بھی موجود ہے۔

منجانب

CHOUDRY ASIAN STORE
SCHLESISCHE STR-5-A
64521 GROSS GERAU TEL : 06152-58603

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

(عبدالماجد طاہر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو (عبادت میں شب بیداری سے) زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری کتاب الصوم)

جب کسی پیاری چیز کے الوداع ہونے کا وقت آتا ہے تو بے اختیار جذبات محبت جوش مارتے ہیں۔ کچھ یہی کیفیت ہمارے آقا سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی رخصتی پر ہوتی تھی۔ جب روحانیت کی بہار اپنی رونق دکھا کر رخصت ہونے کو آتی تو آپ ان آخری ایام میں کمر کس لیتے اور برکات رمضان کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔

حضرت عائشہ ؓ کی ہی دوسری روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش و محنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدوجہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ (ابن ماجہ)

معلوم ہوتا ہے ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی رخصتی کے اس خیال سے کہ پھر یہ پیارا برکتوں والا مہینہ سال بعد آئے گا پوری ہمت اور طاقت خرچ کر کے ان برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آخری ایام میں جو خاص برکات رکھی گئی ہیں ان کا حصول بھی مقصود ہوتا تھا۔

آخری عشرہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بھی فرماتے تھے۔ اور لیلۃ القدر کی تلاش میں راتیں بھی زندہ کرتے تھے۔

آنسوؤں اور دعاؤں کی آبشاریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جب رمضان آخر پر آتا ہے تو اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے جیسے آبشار کے قریب پانی کے بہاؤ کی ہوتی ہے۔ اس میں ایک روانی اور تیزی آ جاتی ہے اور رمضان کے آخری دس دن تو انسان کو بہالے جاتے ہیں۔ آنسوؤں کی آبشاریں بھی جاری ہوتی ہیں جو دلوں سے پھوٹتی ہیں اور دعاؤں کی آبشاریں ہیں جو ان دلوں سے پھوٹتی ہیں"۔

فرمایا "جو دن باقی ہیں ان کا حق ادا کریں اور ان کو اس طرح اپنالیں کہ آپ کو ان دنوں سے پیار ہونے لگے اور وہ دن آپ کو ایسا اپنالیں کہ وہ اپنی برکتیں آپ کے ساتھ چھوڑ جائیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ فروری ۱۹۹۶ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"جوں جوں رمضان آگے بڑھتا ہے، بھیگنا شروع ہوتا ہے، جب اختتام اور عید کے قریب پہنچنے لگتا ہے تو آنسوؤں سے بھیگتا ہے۔ جتنا زیادہ آپ رمضان میں آگے بڑھتے ہیں اتنا زیادہ یہ نمدار ہوتا چلا جاتا ہے بھیگتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت .... میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ بعض دفعہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہی میری زندگی کا آخری دن ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے خاص رحمت و پیار کے جلوے نصیب ہوتے ہیں اور یہ جو رحمت کا چھینٹا ہے، یہ عام ہے کسی اور مہینے میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمت کے ایسے چھینٹے نہیں پھینکے جاتے جو دنیا کے ہر کونے اور ملک میں برس رہے ہوں اور جس کسی پر بھی پڑیں اسے خوش نصیب بنا دیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۸ء)

رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ کی ایک اور برکت آنحضور ؐ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ:

"رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ آپ ؐ سے پوچھا گیا اے خدا کے رسول ؐ کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے (اور یہ مغفرت اس کا اجر ہے)۔ (مسند احمد)

رمضان کی عبادات اور اعمال سے فراغت پر ان مومن بندوں کو آخری رات اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت عطا فرماتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادات میں محنت اور مجاہدہ فرماتے ہیں اور اپنی راتوں کو اللہ کی یاد سے زندہ کرتے ہیں۔

پس کتنے مبارک ہیں وہ روزہ دار اور رمضان کی عبادات بجالانے والے جن کو جلد ہی ان کا اجر دے دیا جاتا ہے۔

—○○—

اعتکاف اور اس کے مسائل

اعتکاف کے لغوی معنے کسی جگہ میں بند ہو جانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں "اللبث فی المسجد مع الصوم ونیۃ الاعتکاف"۔ یعنی عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

روزہ کی طرح اعتکاف کا بھی وجود دیگر مذاہب میں ملتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

"وعہدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود" (البقرہ: ۱۲۶)

ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعثت سے قبل کے ایام میں دنیوی اشغال سے فارغ ہو کر غار حرا میں یاد خداوندی میں مشغول رہنا بھی ایک رنگ کا اعتکاف ہی تھا۔ اعتکاف انسان جب چاہے اور جس دن چاہے بیٹھ سکتا ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارے میں حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ آپ ؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی اس سنت کی پیروی کرتی رہیں"۔

(صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی تلاش کرنے والوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ:

"مجھے بتایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے وہ اس عشرہ میں بیٹھے۔ چنانچہ صحابہ ؓ آپ کے ساتھ اس آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے۔

اعتکاف کتنے دن بیٹھنا چاہئے

اعتکاف کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں۔ یہ بیٹھنے والے کی مرضی پر منحصر ہے، جتنے دن بیٹھنا چاہے بیٹھے۔ تاہم مسنون اعتکاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے ثابت ہے یہ ہے کہ کم از کم دس دن کا ہو۔ حدیث میں ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہ رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ البتہ جس سال آپ ؐ کی وفات ہوئی اس سال آپ ؐ بیس دن کا اعتکاف بیٹھے۔

اعتکاف کب شروع ہوگا

اعتکاف بیس رمضان کی نماز فجر سے شروع کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں واضح طور پر موجود ہے کہ آپ دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور دس دن اسی صورت میں مکمل ہوتے ہیں جبکہ ۲۰ رمضان کی صبح کو اعتکاف بیٹھا جائے۔ اور عید کا چاند نظر آنے پر معتکف کا اعتکاف مکمل ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اپنے معتکف میں قیام پذیر ہو جاتے۔ حضرت عائشہ ؓ کی روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معتکف میں جو اس غرض کے لئے تیار کیا جاتا چلے جایا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں:

اعتکاف بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ"۔

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۱۴ء)

اعتکاف کس جگہ پر کیا جا سکتا ہے

اعتکاف کے لئے موزوں اور مناسب جگہ جامع مسجد ہے جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے:

"وانتم عاکفون فی المساجد" (بقرہ: ۱۸۸)

کیونکہ مساجد ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں اور احادیث میں مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

"لا اعتکاف الا فی مسجد جامع"

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف، باب المعتکف یعود المریض)

سارے آئمہ اس رائے پر متفق ہیں کہ اعتکاف ایسی مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں با جماعت نماز ہوتی ہو۔ گو مجبوری کی بناء پر مسجد کے باہر بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں:

"مسجد کے باہر اعتکاف ہو سکتا ہے۔ مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا"۔ جب باقاعدہ عام مسجد میسر نہ آئے مثلاً کہیں اکیلا احمدی رہتا ہے یا مقامی جماعت کے افراد کسی دوست کے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنے گھر میں ایسی جگہ جو نماز کے لئے عام طور پر مخصوص کر لی گئی ہو اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔ مجبوری کے حالات کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ بندے کی نیت کے مطابق اعمال کا ثواب دیتا ہے۔

عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے لیکن اگر کسی جگہ مسجد نہیں یا مسجد میں عورت کے لئے رہائش کا معقول اور مناسب انتظام نہیں تو گھر میں نماز کے لئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اعتکاف کے دوران اگر عورت کے ایام خاص شروع ہو جائیں تو وہ اعتکاف ترک کر دے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں رہنا درست نہیں ہوگا۔

کیا اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے؟

عام حالات میں اعتکاف کے لئے روزہ ضروری شرط ہے۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں "لا اعتکاف الا بالصوم" کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہے۔ آیت کریمہ "ثم اتموا الصیام الی الیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد" کا انداز بیان بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تصریح کہیں نہیں ملتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ ؐ

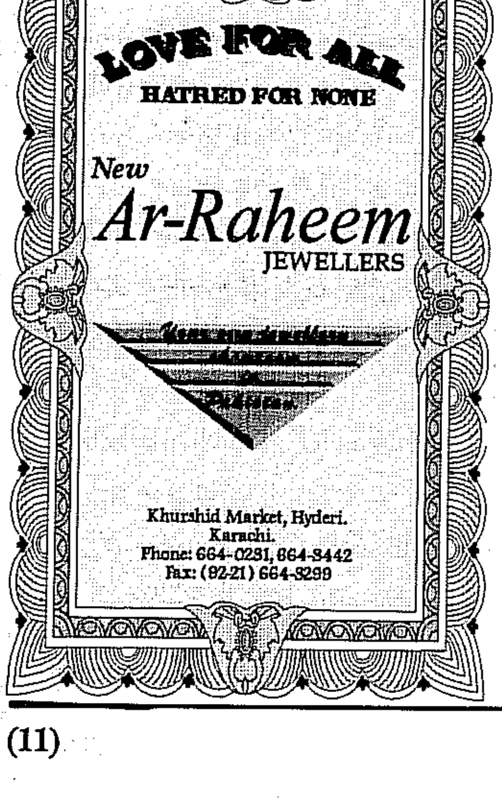

کے صحابہ کبھی روزہ کے بغیر اعتکاف بیٹھے ہوں۔ صحابہؓ میں سے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ اور آئمہ میں سے امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام اوزاعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری ہے۔

معتکف کن ضروریات کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے

معتکف کے لئے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور وجہ سے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں سوائے انسانی حاجت کے گھر میں نہیں آتے تھے۔ (یہ امر یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مسجد کے ساتھ ملحق تھا)۔

کلی انقطاع اعتکاف کا اعلیٰ درجہ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ سنت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کی متابعت یہ ہے کہ معتکف مسجد سے باہر نہ نکلے۔ نہ بیمار کی عیادت کے لئے اور نہ ہی جنازہ میں شامل ہونے کے لئے۔ ہاں حوائج ضروریہ کے لئے باہر جا سکتا ہے اور حوائج ضروریہ سے مراد بیت الخلاء جانا ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الصیام، باب المعتکف یعود المریض)

انسانی حاجت سے مراد کیا ہے۔ اس کا ایک مفہوم بیت الخلاء جانا ہے۔ اس مفہوم پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ایسی ضرورت ہے جس کے لئے مسجد سے باہر آنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر محلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے تو جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد جانے کی بھی اجازت ہے اور اسے بھی حاجت انسانی سمجھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی ضروریات مثلاً درس القرآن یا اجتماعی دعا میں شامل ہونے، کھانا کھانے، نماز جنازہ پڑھنے، کسی عزیز کی بیمار پرسی کرنے یا کسی کی مشایعت کے لئے باہر آنے کی اجازت میں اختلاف ہے۔ اکثر ان اغراض کے لئے مسجد سے باہر آنے کو جائز نہیں سمجھتے اور اعتکاف کی روح بھی اس امر کی متقاضی ہے کہ ان ثانوی اغراض کے لئے معتکف مسجد سے باہر نہ آئے بلکہ کلی انقطاع کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کی کوشش کرے اور اس قسم کی ترغیبات اور خواہشات کی قربانی دینے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔

تاہم بعض فقہاء نے کہا ہے کہ حوائج ضروریہ میں کچھ وسعت ہے۔ بعض اور ضرورتوں کے لئے معتکف مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

بعض روایات سے بھی اشارۃً اس کی تائید ہوتی ہے کہ انسان کسی اور ضرورت کے پیش نظر بھی مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک بار حضرت صفیہؓ رات کو آپ سے ملنے گئیں اور دیر تک باتیں کرتی رہیں اور جب واپس ہوئیں تو آپؐ انہیں گھر تک پہنچانے آئے حالانکہ یہ گھر مسجد سے کافی دور تھا۔

(ابوداؤد، باب المعتکف یدخل البیت لحاجۃ)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں:

"جب بھی میں قضائے حاجت کے لئے گھر آتی اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو چلتے چلتے اس کی طبیعت پوچھ لیتی۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم، باب فی المعتکف یعود المریض)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیادت مریض کے جواز کے بارہ میں جو لکھا ہے اس کا بھی غالباً یہی مطلب ہے کہ ایسے رنگ میں عیادت جائز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ معتکف اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا:

"سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے"۔ (بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان کو ان کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن اگر ان کو کیا جائے تو پھر ضروری شرائط کے ساتھ ان کی بجا آوری مشروط ہے۔ اعتکاف کا بھی یہی حال ہے۔ آپ چاہیں تو اعتکاف بیٹھیں اور چاہیں تو اپنے حالات کے پیش نظر ترک کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف بھی بیٹھیں اور پھر اپنی مرضی کو بھی اس میں دخل انداز ہونے دیں۔

پس مسنون اعتکاف وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق ہو اور جو حدیثوں سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آپؐ مسجد میں روزہ سے گزارتے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ باقی کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ آتے۔

—○○—

ماہ رمضان اور صدقات

رمضان میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا بہت ثواب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو بلکہ اپنے نان نفقہ پر بھی خوشی سے خرچ کیا کرو کیونکہ اس مہینہ میں تمہارے اپنے نان نفقہ کا ثواب بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔ کیونکہ اس خرچ سے بھی انسان سحری اور افطاری کا انتظام کرتا ہے اور یہ خرچ بھی عبادت پر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بھی ثواب رکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور نفلی صدقہ کرنے والے کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔

(ترمذی)

آنحضرتؐ کی سخاوت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریمؐ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپؐ کی سخاوت اور بھی زیادہ ہوتی تھی جب حضرت جبرئیلؑ آپؐ سے ملاقات کرنے آتے اور قرآن کریم کا دور کرتے تھے رسول کریمؐ ان دنوں تیز آندھیوں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے"۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا تو آپؐ نے اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا بلکہ اسے کچھ عطا فرمایا۔

"ایک دفعہ ایک شخص آیا تو آپؐ نے دو پہاڑوں کے درمیان وادی میں بکریوں کا پورا ریوڑ اس کے حوالے کر دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ اے میری قوم اسلام قبول کر لو محمدؐ اتنا دیتے ہیں کہ فقر و غربت کا ان کو خوف ہی نہیں۔ (صحیح مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ آنحضورؐ ایک نیا جبہ پہن کر ایک مجلس میں تشریف لائے۔ ایک صحابیؓ نے وہ جبہ آپؐ سے مانگ لیا۔ آپؐ نے اسے دے دیا۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی حضور سے مانگا گیا یا کوئی سوال کیا گیا آپؐ نے کبھی جواب میں "لا" نہیں فرمایا۔ یعنی کبھی آپؐ کی زبان سے "نہ" نہیں نکلی۔ (صحیح بخاری)

صدقۃ الفطر اور اس کے مسائل

زکوٰۃ الفطر یا صدقۃ الفطر کے لئے ہمارے ہاں فطرانہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے یہ ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر واجب ہے۔ حتیٰ کہ جو بچہ عید کے روز نماز عید سے پہلے پیدا ہو اس کی طرف سے بھی ادا کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی حکمت بھی بیان کی اور فرمایا کہ صدقۃ الفطر روزہ دار کو لغو اور گندی چیزوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور مساکین کے لئے کھانے کا سامان مہیا کرتا ہے جو۔ شخص نماز عید سے قبل اسے ادا کرے تو اس کا صدقۃ الفطر یا فطرانہ قبول ہوتا ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو وہ عام صدقہ ہوگا، فطرانہ شمار نہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

یعنی جس طرح انسان کے گناہوں کے ازالہ کا ایک ذریعہ استغفار اور نوافل اور دوسری عبادات ہیں اسی طرح صدقہ رد بلا کا ذریعہ بھی ہے اور گناہوں کا کفارہ بھی کرتا ہے۔ اس لئے حضور نے ایک حکمت تو یہ بیان فرمائی کہ روزہ میں انسان سے جو کوتاہی رہ جائے صدقۃ الفطر گویا اس کی تلافی کا ذریعہ ہے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ غریب مسکین لوگ جن کے پاس عید کے اخراجات کے لئے کچھ رقم نہیں ہوتی انہیں عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ صدقۃ الفطر عید سے پہلے ادا کیا جائے۔

فطرانہ کب ادا کیا جائے

صدقۃ الفطر رمضان کے داخل ہونے سے ہی واجب ہو جاتا ہے تاہم اس کی ادائیگی عید کی نماز سے قبل یکم شوال تک ضروری ہے۔ بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ غرباء کو عید کی تیاری کے لئے پہلے فطرانہ دے دیا جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہو سکیں۔

حضرت ابن عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ عید سے ایک یا دو دن قبل فطرانہ ادا فرماتے تھے۔

فطرانہ کی شرح کیا ہے؟

ہر کس یا فرد پر ایک صاع کھجور یا ان کے برابر قیمت ادا کرنی مقرر ہے۔ صاع عربوں کے ماپ کا پیمانہ ہے جس میں دو رطل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک صاع میں کل آٹھ پاؤنڈ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد و غلام، ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض فرمایا تھا اور حکم دیا تھا کہ لوگوں کے عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے یہ ادا کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ بھی بیان فرماتے ہیں جو، کھجور، منقہ وغیرہ کا ایک صاع صدقۃ الفطر میں ہر کس کی طرف سے دیا جاتا تھا۔

حالات کے مطابق گندم کی جو قیمت ہو اس لحاظ سے ایک صاع یعنی قریباً دو سیر گندم کی قیمت کا اندازہ کر کے رقم معین کر دی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ جیسے یہاں برطانیہ میں فطرانہ کی شرح فی کس ایک پاؤنڈ مقرر کی گئی ہے۔

دنیائے مذاہب

یہودیوں کے وجود کو سب سے بڑا خطرہ کس چیز سے ہے؟

ورلڈ جیوئش کانگرس نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ یہودیوں کے وجود کو سب سے بڑا خطرہ غیروں کی طرف سے نہیں ہے بلکہ غیروں میں رشتے ناطے کر کے یہودیوں سے باہر نکلنے کا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہودی اپنی بقاء کے خطرہ سے دوچار ہیں (Endangered Species) اور اپنی روح اور شناخت کے اعتبار سے ایک بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔

(A people in a crisis ofspirit and identity)

رپورٹ کے مطابق آج دنیا میں ۱۳ ملین یہودی ہیں جبکہ ہولو کاسٹ (Holocaust) کے وقت یعنی جنگ عظیم دوم سے پہلے ان کی تعداد ۱۸ ملین تھی۔ ان میں سے ۵٫۸ ملین امریکہ میں، ۴٫۷ ملین اسرائیل میں رہتے ہیں۔ آسٹریلیا میں ان کی تعداد پچھلے دس سال سے ۹۰ ہزار پر ٹھہری ہوئی ہے۔

یہودیوں کے دستور کے مطابق یہودیوں سے باہر رشتہ کرنے والے یہودیت سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق ۱۲۰۰ یہودی لیڈروں میں سے ۷۷ فیصد یہ کہتے ہیں کہ غیروں میں رشتہ کرنے والوں کو یہودیت کے اندر رہنے کی ترغیب دلانی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں ہم غیر یہودیوں میں رشتہ کرنے کے خلاف ہیں لیکن جو لوگ باز نہیں آتے اگر ان کو یہودیت سے خارج کرتے گئے تو ہم ختم ہو جائیں گے۔ وہ کہتے ہیں دنیا کے ہر ملک میں یہودیوں کی تعداد (سوائے اسرائیل کے) مسلسل گرتی جا رہی ہے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری
برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

[از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)]

مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر الاصبحی نام، امیرالمومنین فی الحدیث اور امام دارالہجرت لقب تھا۔ آپ ۹۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ ہجری میں وفات ہوئی۔ چھیاسی سال عمر پائی۔ آپ حضرت امام ابوحنیفہ سے تیرہ سال چھوٹے تھے۔ لیکن حیات کے لحاظ سے سب ائمہ فقہ سے طویل عمر پائی۔ اتنی لمبی عمر اور کسی امام فقہ کو نہیں ملی۔

یمن کے ذی اصبح قبیلہ سے آپ کے خاندان کا تعلق تھا۔ بعض حالات سے مجبور ہو کر آپ کے دادا مالک، یمن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ بسے۔ بہت سے صحابہؓ سے ملے اور ان سے احادیث روایت کیں۔ آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا تھا۔ آپ کے بیٹے نضر بھی خاصے بڑے محدث مانے جاتے تھے لیکن آپ کے دوسرے بیٹے انس یعنی امام مالک کے والد کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ تیر بنانے اور بیچنے کا کاروبار کرتے تھے یہی ذریعہ آمدن تھا اور اس وجہ سے گزارہ معمولی تھا۔ لاڈ یا رواج کی وجہ سے بچپن میں مالک کے کانوں میں چھوٹی چھوٹی مرکیاں ہوتی تھیں جو بھلی لگتیں۔ بچپن میں آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اس کے بعد ماں کی تحریک اور شوق دلانے پر مدینہ کے ممتاز عالم ربیعہ بن عبدالرحمان الملقب بہ ربیعہ الرائے کے ہاں پڑھنے کے لئے جانے لگے۔

امام مالک کے دوسرے استاد عبدالرحمان بن ہرمز تھے۔ آپ قریباً تیرہ سال ان کے حلقہ درس میں رہے۔ ابن ہرمز حدیث کے علاوہ فقہ، عقائد اور اس زمانہ کے مختلف فرقوں کے نظریات اور ان کی تاریخ سے بھی اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ لائق شاگرد نے ان سے بہت کچھ سیکھا، علم بھی اور ادب بھی۔ ابن ہرمز کا فرمان تھا کہ جب ایک بات کا جواب نہیں آتا تو تکلف سے کام مت لو اور صاف کہہ دو کہ میں نہیں جانتا اسی میں عزت ہے۔ امام مالک نے ہمیشہ اس نصیحت کو مدنظر رکھا۔ جب آپ سے کوئی سوال کیا جاتا اور اس کا جواب آپ کو معلوم نہ ہوتا تو صاف کہہ دیتے "لا ادری" میں نہیں جانتا۔ ایک شخص نے ایک دفعہ افریقہ سے آکر آپ سے کہا آپ اتنے بڑے عالم ہیں اور میں اتنی دور سے سوال پوچھنے آیا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ "لاادری" مجھے اس کا جواب نہیں آتا۔ تو آپ نے فرمایا ہاں ساری دنیا میں اعلان کر دو کہ مالک کو اس کا جواب نہیں آتا۔

مذکورہ بالا دو استادوں کے علاوہ آپ نے نافع مولیٰ ابن عمرؓ، محمد بن شہاب زہریؒ، اور امام جعفر صادقؒ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ امام جعفر صادق علم اہل بیت کے امین تھے۔ ابن شہاب زہری، حضرت سعید بن المسیب کے شاگرد اور حضرت زید بن ثابتؓ کی روایات کے وارث تھے اور نافع، ابن عمرؓ اور علم مدینہ کے حامل تھے۔ یحییٰ بن سعید الانصاری سے بھی آپ نے حدیث اور فقہ پڑھی تھی لیکن اپنے اساتذہ میں سے سب سے زیادہ متاثر آپ ابن ہرمز اور ابن شہاب زہری سے تھے۔

اخذ حدیث میں حضرت امام مالک بڑے محتاط تھے۔ ایک بار آپ نے فرمایا میں نے ستر سے زیادہ علماء کو دیکھا ہے جو مسجد نبویؐ کے ان ستونوں کے درمیان بیٹھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دے رہے ہوتے تھے وہ سب نیک بڑے دیانت دار اور مالی معاملات میں بڑے امین تھے لیکن میں نے ان سے حدیث کا ایک لفظ بھی نہیں سیکھا کیونکہ میرے نزدیک وہ محدث ہونے کے اہل نہ تھے۔

امام مالکؒ نے حصول علم کے لئے خوب محنت کی۔ سخت سے سخت موسم میں بھی آپ اپنے استاد کے ہاں جاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا سبق میں ناغہ نہ ہونے دیتے۔ خاص طور پر علم حدیث کا حصول آپ کا نصب العین زندگی تھا۔ آپ نے بوساطت بحرالعلوم ابن شہاب زہری، ابن ہرمز، ربیعہ الرائے، یحییٰ بن سعید الانصاری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جمع کیں۔ اسی طرح صحابہ مدینہ خاص طور پر حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کے فتاویٰ اکٹھے کئے۔ کبار تابعین خصوصاً فقہائے سبعہ مدینہ کی فقہی آراء پر عبور حاصل کیا لیکن انتخاب اور بیان کے وقت آپ نے جن احادیث اور فتاویٰ وغیرہ کو اس قابل سمجھا کہ وہ آپ کی کتاب مؤطا میں شامل ہوں ان کی کل تعداد ۱۷۲۰ تھی۔ ان میں ابن شہاب زہری کی کل مرویات ایک سو ہیں۔ آپ بیان حدیث میں بھی بڑے محتاط تھے۔ نہ ہر کہ دمہ کی حدیث روایت کرتے اور نہ ہر روایت کو قابل حجت سمجھتے۔ ابن ہرمز عمل اہل مدینہ کو اخبار احاد پر ترجیح دیتے تھے اور کہا کرتے تھے الف عن الف خیر من واحد عن واحد۔ امام مالک بھی اپنے استاد کی اس رائے سے متفق تھے اور عمل اہل مدینہ کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ امام مالک کے تمام اساتذہ مدینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مدینہ ہی آپ کا مدرسہ علم تھا کسی اور جگہ آپ حصول علم کے لئے نہیں گئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بھی آپ کو بڑی عقیدت تھی۔ ان کی آراء کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کے کارناموں کو سراہتے تھے۔

امام مالک کے شاگرد

امام مالک حصول علم کے بعد اپنے اساتذہ کی اجازت اور ان کے مشورہ کے بعد مسند تدریس پر متمکن ہوئے۔ مسجد نبویؐ میں اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ آہستہ آہستہ اس مدرسہ نے شہرت حاصل کی اور آپ کے درس حدیث کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ عظمت نے قدم چومے اور امت کی طرف سے آپ کو امام دارالہجرت، استاذ مدینۃ الرسول اور امیرالمومنین فی الحدیث کے خطاب ملے۔ شاگردوں کے لحاظ سے بھی آپ بڑے خوش نصیب تھے۔ اندلس افریقہ اور ترکستان تک سے آپ کے پاس علم سیکھنے لوگ آئے اور دولت علم سے مالامال ہو کر واپس گئے۔ دو آئمہ مذاہب یعنی امام شافعی اور امام محمد بن حسن الشیبانی آپ کے براہ راست شاگرد ہیں۔ امام شافعی آپ کے حلقہ درس میں دس سال کے قریب رہے اور امام محمد، حضرت امام ابوحنیفہ کی وفات کے بعد عراق سے مدینہ آئے اور تین سال کے قریب آپ کے پاس رہ کر علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے علاوہ چھ خلفاء عباسیہ بھی آپ کے حلقہ درس سے مستفیذ ہوئے اور مؤطا کا سماع حاصل کیا۔ ابوجعفر منصور، ہادی، مہدی، ہارون الرشید، الامین اور مامون الرشید سبھی نے آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔ مصر اور اندلس کے جن شاگردوں کے ذریعہ آپ کا فقہی مسلک ان ملکوں میں مقبول ہوا وہ اپنے زمانہ کے مانے ہوئے با اثر فقیہہ تھے۔ عبدالرحمان بن قاسم، عبداللہ بن وہب، اشہب بن عبدالعزیز، عبداللہ بن غانم الافریقی اور یحییٰ بن یحییٰ الاندلسی آپ کی خدمت میں پڑھنے کے لئے آئے اور امام مصر اور امام اندلس بن کر واپس گئے۔

عبدالرحمان بن عبدالقاسم قریباً بیس سال تک امام مالک کی خدمت میں رہے۔ مالکیوں میں ان کی وہی حیثیت ہے جو حنفیوں میں امام محمد بن حسن الشیبانی کی تھی۔ امام ابن حزم الاندلسی کہا کرتے تھے کہ مالکی فقہ کے مدون ابن القاسم ہیں۔ مالکی فقہ کی مشہور کتاب "المدونہ" انہی کا ذہنی شاہکار ہے۔

اسد بن فرات اور عبدالسلام بن سعید الملقب بہ سحنون دونوں نے اپنے استاد ابن القاسم سے متعدد فقہی سوالات کئے۔ ان میں سے بعض سوالات امام محمد بن حسن الشیبانی کی آراء سے مستبط تھے۔ ابن القاسم نے ان سوالات کے جو جوابات دیئے وہ حضرت امام مالک کی آراء کی روشنی میں تیار کئے گئے تھے۔ یہی سوال و جواب بعد میں "مدونہ سحنون" کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہ کتاب قریباً ۳۶ ہزار مسائل پر مشتمل ہے۔ ابن القاسم ۱۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔

امام مالک کے دوسرے بڑے مشہور مصری شاگرد عبداللہ بن وہب ہیں۔ ان کو مالکی دیوان العلم کہتے تھے۔ امام مالک کہا کرتے تھے کہ "ابن الوہب عالم و ابن القاسم فقیہ"۔ ان کی بڑی عمدہ کتاب "جامع ابن وہب" حال ہی میں مخطوطہ کی صورت میں دریافت ہوئی ہے۔ ابن وہب ۱۹۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ امام مالک کے تیسرے مشہور شاگرد اشہب بن عبدالعزیز ہیں۔ امام شافعی کہا کرتے تھے کہ میں نے اشہب سے زیادہ فقیہہ کوئی نہیں دیکھا لیکن ان کی طبیعت بڑی زودرنج تھی۔ امام ابن القیم بھی ان کو مالکیوں کا سب سے بڑا فقیہہ سمجھتے تھے۔ اشہب ۲۰۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ عبداللہ بن الحکم بھی امام مالک کے بڑے مخلص شاگرد اور بہت بڑے پایہ کے فقیہہ تھے۔ ان کی کتاب "المختصر الکبیر" اٹھارہ ہزار مسائل پر مشتمل ہے۔ انہوں نے امام مالک کی روایات پر مشتمل حضرت عمر بن عبدالعزیز کی سیرت بھی مرتب کی تھی۔ یہ مصر کے ایک حصہ کے والی بھی رہے۔ حضرت امام شافعی کے ساتھ بڑے مخلصانہ تعلقات تھے۔ امام شافعی جب مصر آئے تو انہوں نے ان کی بڑی مدد کی اور ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی۔

اندلس میں عیسیٰ بن دینار اور یحییٰ بن یحییٰ اللیثی کے ذریعہ مالکی مذہب کو فروغ ملا۔ یہ دونوں امام مالک کے بڑے مخلص اور قابل شاگرد تھے۔ یحییٰ بربری الاصل تھے۔ وہ اٹھائیس سال کی عمر میں مدینہ منورہ آئے۔ امام مالک سے مؤطا کا اکثر حصہ پڑھا۔ امام صاحب کی وفات کے بعد مکہ گئے اور سفیان بن عینیہ سے احادیث کا درس لیا۔ پھر مصر آ کر ابن القاسم کے شاگرد رہے۔ تحصیل علم کے بعد واپس اندلس آئے۔ وہاں کے علمی حلقوں میں بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل کی۔ اموی امیر الحکم بن ہشام آپ سے بڑی عقیدت رکھتا تھا۔ آپ سے مشورہ لے کر اندلس میں قاضی مقرر کرتا۔ باوجود اصرار کے خود انہوں نے حکومت میں کوئی عہدہ قبول نہ کیا۔ امیر پر ان کے اس اخلاص کا بھی اثر تھا۔ بہرحال ان کی وجہ سے اندلس میں مالکی فقہ کو بہت فروغ ملا۔ مؤطا امام مالک کی مشہور روایت انہی کی طرف منسوب ہے اور مستند ترین روایت شمار کی جاتی ہے۔

☆☆☆

امام مالک کا فقہی مسلک

امام مالک اصلاً محدث تھے۔ کتاب و سنت کے بعد فتاویٰ صحابہؓ اور عمل اہل مدینہ کی پابندی آپ کا مسلک تھا۔ بدعات سے بھاگتے اور صرف ضرورت کے وقت اجتہاد سے کام لیتے اور مسئلہ پیش آمدہ کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے۔

امام مالک کی رائے اور اجتہاد کا ماخذ زیادہ تر "مصالحہ مرسلہ" تھیں اور حسب ضرورت جبکہ نص کی علت اور وجہ واضح ہوتی آپ قیاس سے بھی کام لیتے۔

امام مالک کو سند کے لحاظ سے یہ شرف بھی حاصل تھا کہ مضبوط ترین اور مختصر ترین سند کے آپ حامل تھے اس سند کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے جیسے مالک عن نافع عن ابن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس قسم کی اعلیٰ سند کا شرف کسی اور امام فقہ کو حاصل نہیں تھا۔ یہاں تک کہ حضرت امام ابوحنیفہ جو عمر میں آپ سے بڑے تھے ان کی سند بھی کم از کم چار واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

جہاں تک تصنیف کا تعلق ہے امام مالک کی اصل تصنیف مؤطا ہے جس میں ۱۷۲۰ روایات درج ہیں۔ کل راوی پچانوے (۹۵) ہیں سوائے چھ کے باقی سب

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے زیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

محترم مولانا امام الدین صاحب مرحوم (مشنری انچارج انڈونیشیا) ۱۹۲۸ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں جماعت چہارم کے طالبعلم تھے جب آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے ہمراہ دنیا فتح کرنے کیلئے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے ہیں۔ آپ نے بھی ہمراہ جانے کی اجازت چاہی تو حضرت اقدسؑ نے حضرت مصلح موعودؓ کی طرف جانے کا اشارہ فرمایا۔ چنانچہ ۳۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی وقف زندگی کی تحریک پر آپؓ نے بھی لبیک کہا اور ۹ جنوری ۳۵ء کو آپکے سپرد پہلی خدمت کی گئی۔ ۳۸ء میں تحریک جدید کے بورڈنگ کے ٹیوٹر مقرر ہوئے، جون ۴۶ء میں پہلی بار بطور مبلغ سنگاپور روانہ ہوئے، دسمبر ۴۹ء میں انڈونیشیا بھجوائے گئے جہاں ۸ برس تک جماعت کی تنظیم نو کرنے کے علاوہ کئی مساجد بھی تعمیر کروائیں۔ چونکہ جلسہ کرنے کی اجازت نہ تھی اس لئے انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔ ۵۷ء میں آپکا تقرر جاوا میں ہوا اور ۶۴ء میں انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتا میں رئیس المربیان مقرر ہوئے جہاں سے ۶۷ء میں ربوہ واپس آئے۔

محترم مولانا صاحب کا ایک انٹرویو جو محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کے قلم سے ماہنامہ "تحریک جدید" جولائی ۷۰ء میں شامل اشاعت تھا، روزنامہ "الفضل" ۳ نومبر ۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔ محترم مولانا امام الدین صاحب نے انٹرویو میں بتایا کہ تبلیغ میں انفرادی رابطہ بہت موثر ثابت ہوتا ہے اور لٹریچر میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" بہت عمدہ کتاب ہے۔ مولانا موصوف انڈونیشیا کے احمدیوں کی قربانیوں اور مبلغین کی قبولیت دعا کے اعجاز کا بیان بھی کرتے ہیں۔

— ★ ★ ★ —

دریائے راوی میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور اسلامیہ کالج لاہور کا کشتی رانی کا مقابلہ ہونے والا تھا اور طلبہ کی نعرہ بازی کی وجہ سے فضا بہت مکدر تھی۔ ایسے میں اسلامیہ کالج کے پرنسپل نے مائیک پر آکر اعلان کیا کہ انکی ٹیم اگر اول آئی تو اسے سو روپے انعام ملے گا۔ اس پر ٹی۔آئی کالج کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے فوراً اعلان کروایا کہ اسلامیہ کالج کی ٹیم اگر جیت گئی تو میری طرف سے بھی انہیں سو روپے انعام دیا جائے گا۔ اس پر اسلامیہ کالج کی طرف سے زوردار نعرہ بلند ہوا "پرنسپل ٹی۔آئی کالج زندہ باد" اور جذبات کی کدورت دور ہوگئی۔ اس اعلان نے ٹی۔آئی کالج کی ٹیم پر بھی ایسا نفسیاتی اثر کیا کہ وہ چیمپئن شپ جیت گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سیرۃ کے حوالے سے محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب کا مضمون روزنامہ "الفضل" ۲ نومبر میں ماہنامہ "خالد" کے ناصر نمبر سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے بارے میں محترم ملک صلاح الدین صاحب کا مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب نے ۵۳ء میں بہت تنگ دستی کی حالت میں بڑی حسرت سے یہ اظہار کیا کہ جوانی میں آپ کو بڑی بڑی رقوم چندہ میں دینے کی توفیق ملی ہے مگر اب بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے چند روپے ہی پیش کر پاتے ہیں۔ اسی شام آپکے کسی مقروض نے آپکو ۵۰ روپے بھجوائے جو باوجود سخت تنگ دستی کی حالت کے آپ نے چندہ میں دے دیئے۔

۵۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ پر حملہ کی اطلاع سن کر حضرت مولانا زار زار رونے لگے اور ایک روز بیان کیا کہ میں روزانہ دعا کرتا ہوں کہ میری بقیہ زندگی اللہ تعالیٰ حضورؓ کو دیدے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ کی ایک خبر کے مطابق مکرم اعجاز ظفراللہ صاحب کو MSc ریاضی میں اعلیٰ ترین فیصد نمبر حاصل کرنے پر صدر پاکستان کی طرف سے "اعزاز سبقت" کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ ایوارڈ جاری ہونے کے بعد سے اب تک آپ پنجاب سے ایوارڈ حاصل کرنے والے واحد طالبعلم ہیں۔

— ★ ★ ★ —

مشہور سائنسدان نیوٹن کی زندگی سے متعلق R. S. Westfall نے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ نیوٹن کو عالم عیسائیت کے مروجہ عقائد سے اختلاف تھا۔ چنانچہ صفحہ ۱۲۱ پر لکھا ہے "نیوٹن کے مذہبی مطالعہ کا پہلا نتیجہ یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے خدائی درجہ اور تثلیث کے مسیحی عقیدہ کی صداقت کے متعلق شک میں تھا۔" پھر صفحہ ۱۲۴ پر درج ہے کہ "نیوٹن کی نظر میں حضرت عیسیٰؑ کو خدا مان کر عبادت کرنا شرک میں داخل تھا اور اس کو وہ بنیادی گناہ سمجھتا تھا۔"

نیوٹن نے حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے بارے میں بھی غور کیا تھا اور بائبل کے مطالعہ سے جو نظریہ قائم کیا تھا اس کے مطابق "تاریخی ترتیب کے اعتبار سے انیسویں صدی کا آخری حصہ ہی آمد ثانی کا قریب ترین زمانہ بنتا ہے۔" (صفحہ ۱۲۹)

محترم پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب کے نیوٹن کے عقائد سے متعلق مضمون کا کچھ حصہ "احمدیہ گزٹ کینیڈا" اکتوبر، نومبر نے ہفت روزہ "بدر" یکم اگست کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

نومبر ۹۵ء میں بوسٹن (امریکہ) میں مادہ کی خصوصیات کا مطالعہ کرنے والے سائنسدانوں کی عالمی کانفرنس میں نوجوان احمدی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رؤوف صاحب نے بھی اپنی تازہ ایجاد پر مقالہ پڑھا۔ موصوف نے ایک ایسی پتلی فلم بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے جو نہ صرف فلموں کے معیار میں بلکہ کمپیوٹر چپ کی دنیا میں بھی نمایاں کردار ادا کرے گی۔ کثیرالاشاعت امریکی رسالہ "سائنس" میں شائع ہونے والے ڈاکٹر رؤوف کے مضمون کا ترجمہ محترم زکریا ورک صاحب نے "احمدیہ گزٹ" کینیڈا کے مذکورہ شمارہ میں پیش کیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

محترم ماسٹر عبدالرحمان خاکی صاحب ۱۸۹۴ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد JAV اور SV پاس کرکے ملازمت اختیار کی جسکے دوران B.A. بھی کیا اور حکیم حاذق کی سند بھی لی اور پھر پیشہ تدریس سے وابستہ ہوکر کئی شہروں میں مقیم رہے۔ کوہاٹ میں احمدی ہونے کی وجہ سے آپکو ملازمت سے فارغ کردیا گیا۔ لیکن اگلے ہی روز جب آپ وہاں سے روانہ ہونے کیلئے ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو ایک دوست سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی جو انسپکٹر آف سکولز تھے اور انہوں نے آپکو اسی دن مری کے ایک سکول میں ملازم کروا دیا۔ نومبر ۴۹ء میں آپ ریٹائرڈ ہوئے۔ کچھ عرصہ میونسپل سکولز کے انسپکٹر رہے اور پھر راولپنڈی منتقل ہوگئے۔ ۷۱ء میں آپ ربوہ منتقل ہوگئے جہاں ۱۶ جولائی ۷۴ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپکا ذکر خیر محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۰ نومبر ۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

محترم خاکی صاحب کے قبول احمدیت کا واقعہ یوں ہے کہ آپ اپنے دوست ماسٹر ولی اللہ صاحب سے ملنے انکے گھر گئے تو وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "ازالہ اوہام" دیکھی، وہیں اسے پڑھا اور اسی وقت احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ نومبر ۱۹۱۱ء میں بیعت کرلی اور اسی سال نظام وصیت میں بھی شامل ہوگئے۔ آپکے والدین کو بھی آپکی تبلیغ کے نتیجہ میں قبول احمدیت کی سعادت عطا ہوئی۔ ۱۹۲۳ء میں تحریک ملکانہ کیلئے محترم خاکی صاحب نے تین ماہ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ آپ لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ مری اور راولپنڈی میں اپنے حلقہ کے صدر رہے۔ آپکا منظوم کلام اخبارات کی زینت بنتا رہا۔ آپ مستند حکیم بھی تھے لیکن حکمت کو بطور پیشہ نہیں اپنایا بلکہ صرف خدمت خلق کا پہلو ہی سامنے رکھا۔ آپکے مجرب نسخہ جات کی ایک بیاض خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہے۔

— ★ ★ ★ —

ماہنامہ "الہدیٰ" سڈنی نومبر ۹۶ء میں مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے ۱۳ویں سالانہ اجتماع کی خبر شائع ہوئی ہے۔ دو روزہ اجتماع میں ۵۴ خدام اور ۳۳ اطفال شامل ہوئے۔

— ★ ★ ★ —

ماہنامہ "النصیر" میامی (امریکہ) نومبر ۹۶ء میں میامی جماعت کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر کامیاب سیمینار کے انعقاد کی خبر شائع ہوئی ہے۔ سیمینار میں متعدد غیر از جماعت معززین شامل ہوئے۔

— ★ ★ ★ —

بقیہ:۔

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

راوی مدینہ کے رہنے والے تھے۔ ان چھ میں سے دو راوی بصرہ کے، ایک راوی مکہ کا، ایک الجزیرہ کا، ایک شام اور ایک خراسان کا ہے۔

مؤطا حدیث اور فقہ کی ملی جلی کتاب ہے۔ پانچ سو (۵۰۰) کے قریب مسند مرفوع احادیث ہیں۔ تین سو کے قریب مرسل ہیں باقی حصہ بلاغات، صحابہؓ اور تابعین کے فتاویٰ اور عمل اہل مدینہ کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس کے تیس کے قریب نسخے ہیں جن میں تھوڑا بہت اختلاف ہے لیکن دو نسخے سب سے زیادہ متداول ہیں۔ ایک نسخہ یحیٰ بن یحیٰ اللیثی الاندلسی کا تیار کردہ ہے جو مؤطا امام کے نام سے مشہور ہے اور دوسرا امام محمد بن حسن الشیبانی کا مرتب کردہ ہے اور انہی کے نام سے مشہور ہے۔ یعنی مؤطا امام محمد جس میں امام محمد نے حسب موقع و محل حنفی مسلک کا بھی جگہ جگہ ذکر کیا ہے۔

امام شافعی مؤطا کے بارہ میں کہا کرتے تھے "ما فی الارض کتاب فی الفقہ والعلم اکثر صوابا من کتاب مالک"۔

حضرت امام مالک کے فقہی مسلک کو بڑی تفصیل کے ساتھ آپ کے متعدد شاگردوں نے مدون کیا ہے جن میں سے مندرجہ ذیل زیادہ مشہور ہیں۔ المدونہ لسحنون، کتاب المجالسات ابن وھب، المختصر الکبیر ابن عبدالحکم۔

امام مالک علم کی تحدید کے قائل تھے۔ آپ کی رائے تھی کہ علم کی تین قسمیں ہیں۔

علم کی ایک قسم وہ ہے جسے ہر خاص و عام کو سیکھنا چاہئے اور وہ حدیث، صحابہؓ اور تابعین کے فتاویٰ کا علم ہے۔ یہ علم اس لئے سیکھنا چاہئے تاکہ ہر ایک اپنی زندگی اس علم کے مطابق ڈھال سکے اور دین و دنیا کی برکت کا وارث بنے۔

علم کی دوسری قسم کا تعلق عقائد، مختلف فرقوں کے نظریات اور جدل و مناظرہ سے ہے۔ یہ علم صرف ذہین لیکن نیک فطرت علماء کے جاننے کا ہے۔ عوام ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے اور گمراہی کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کو اس سے بچانا چاہئے.....

علم کی تیسری قسم وہ ہے جو "فقہ الرائے" کے نام سے مشہور ہے یعنی اجتہاد اور اس کے مختلف ذرائع سے کام لینے کا سلیقہ اور ملکہ۔ اس میں توغل اور انہماک بھی انسان کو حد اعتدال سے نکالنے کا باعث بنتا ہے۔ صرف ضرورت کے وقت اس علم سے کام لینا چاہئے اور کسی معاملہ میں اسی وقت رائے کا اظہار کرنا چاہئے جبکہ واقعتہً اس کا سامنا ہو اور کوئی نص نہ ملتی ہو۔ قبل از وقت فرضی مسائل اور ان کے جواب تیار کرنا اور "فقہ تقدیری" کے انبار لگانا درست طریق نہیں اور نہ ایسے علم کا کوئی دینی فائدہ ہے۔

امام صاحب کا طریق علمی یہی تھا کہ جب کوئی واقعہ آپ کے سامنے آتا اور آپ کو نص نہ ملتی تو بالعموم "مصالح امت" کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے غور و فکر کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرتے اور وہ رائے ہر لحاظ سے معقول اور دل کے لئے قابل اطمینان ہوتی۔ حنفیوں کی طرز فکر کے آپ قائل نہ تھے نہ فرضی مسائل سوچتے اور نہ زیادہ قیاس سے کام لیتے۔

fozman foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE

0181-478 6464

0181-553 3611

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

31/1/97 - 9/2/97

21 RAMADHAN
Friday 31st January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz on Khutbat-e- Juma (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations Session 19 (22.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 30.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00	Speech about Ramadhan by Maulana Abdul Salam Tahir
08.00	Bazm-e-Mushaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 31.1.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 10.1.97
15.15	Bait Bazi : Karachi Vs Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme : 1) Hadith 2) Ihre Fragen 3) Willkommen in Deutschland (Goethe-Haus) 4) Interview
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 10.1.97 (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 31.1.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

22 RAMADHAN
Saturday 1st February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi : Karachi Vs Rabwah (R)
02.30	Speech : "Importance of Congregational Prayers " - By : Maulana M. Azam Akseer
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Programme Waqfeen-e-Nau Faisalabad
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends -10.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 1.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 1.2.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.30	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Fazl Mosque, London (4.1.86)
15.30	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammed Ahmed Jalil - Part 4
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib
19.00	German Prog : 1)Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 1.2.97 (R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.50	Hikayat-e-Shereen (N)
23.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

23 RAMADHAN
Sunday 2nd February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammed Ahmed Jalil - Part 4 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 1.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (29.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 2.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall, London (4.1.97)
15.30	Around The Globe : Documentary about Bahawalpur
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme : Hyrje Ne Islam - Introduction to Islam
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Nasrat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren I (Waldorfschule)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 2.1.97(R)
22.30	M.T.A. Variety : Interview of Zahoor Ahmed Bajwa, By : Sohail Shauq
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

24 RAMADHAN
Monday 3rd February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe : Documentary about Bahawalpur (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London -2.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Speech about Ramadhan by Imam Ata ul Mujeeb Rashed
07.20	Highlights of Jalsa Salana-UK. 96 (Part 3)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV- Fazl Mosque, London UK- 3.2.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	M.T.A. Sports : " Weight Lifting "- Sports Ijtema Khuddam-ul-Ahmadiyya, U.K. '94
14.00	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV -Fazl Mosque, London (15.12.89)
15.00	Indonesian Programme : 1) Dailog Ke Ahmadiyyat 2) Nazm
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Prog: Ramzanala Igili Meseceler
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran
19.00	German Prog : 1) Nazm 2) Eine Sitzung in Hamburg 3) Hadith 4) Mach Mit
20.00	Urdu Class
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London - 3.2.97 (R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.45	From the Archives-Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (15.12.89)
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

25 RAMADHAN
Tuesday 4th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	M.T.A. Sports : "Weight Lifting" - Sports Ijtema Khuddam-ul-Ahmadiyya, U.K. 94 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 3.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 4.2.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Medical Matters : "Angina" Host: Dr Sultan A. Mobashir
14.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (22.12.89)
15.00	Quiz Programme about Ramadhan
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Prog : 1) Kinder Lernen Namaz 2) Kinder Geschichte 3) Eure Briefe 4) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London - 4.2.97 (R)
22.30	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.50	From the Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (22.12.89)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

26 RAMADHAN
Wednesday 5th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Angina ", Host : Dr Sultan A. Mobashir (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen (R).
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 4.2.97(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Physical Fitness
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 5.2.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	African Programme
14.00	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (29.12.89)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 28
15.30	Canadian Desk
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Prog: 1) Islamische Presseschau 2) Quiz Programme I.Q. 3) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 5.2.97(R)
22.30	Al Maidah- Vegetable Achaar (R)
22.15	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
22.45	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (29.12.89)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

27 RAMADHAN
Thursday 6th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 28 (R)
02.30	Canadian Desk
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London, - 29.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.4.95)
08.00	Al Maidah - "Vegetable Achaar " (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 6.2.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (6.10.89)
15.00	Quiz Programme on Book Reading
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 19 (22.4.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Prog : 1) Sport (Fußball) 2) MTA Varieté (Zahnarzt+ Kindergarten) 3)Hadith
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 6.2.97(R)
22.45	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (6.10.89)
23.55	*Credits and details for Next Shift*

28 RAMADHAN
Friday 7th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme on Book Reading (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 19 (22.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London - 6.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Speech about Ramadhan by Imam Ata-ul- Mujeeb Rashed
08.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends
15.15	Bait Bazi - Sargodha Vs Faisalabad
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme : 1) Ihre Fragen II 2) Wilkommen in Deutschland (Filmmusuem)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

29 RAMADHAN
Saturday 8th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Sargodha Vs Faisalabad (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	A Disscussion on Khilafat-e-Rashida
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK -
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV in English (10.1.86)
15.30	Canadian Desk - Interview with Mohammed Ahmad Jalil - Part 5
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -" Eid Kay Rang Bachon Kay Sang "
19.00	German Programme : 1) Nazms 2) Tarikhe Islam 3) Nazm 4) Büchereche 5) Der Diskussionskreis (Ramadhan)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 8.1.97(R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
23.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

1 SHAWWAL
Sunday 9th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - "Eid Kay Rang Bachon Kay Sang " (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - Interview with Mohammad Ahmed Jalil - Part 5 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - "Eid Kay Rang Bachon Kay Sang " (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme : Special Programme for Eid
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	M.T.A. Variety : "Guria Ki Shadi "
14.30	Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (9.2.97)
15.30	Around The Globe : 1) Eid in Aqsa Mosque, Rabwah 2) Eid Prgramme Nasirat- ul-Ahmadiyya, Norway
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme : Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme : Special Programme for Eid
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Eid Show
23.00	Quiz Programme on Eid-ul-Fitr
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax... + 44.181.874.8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587

☎ (0) 181 870 8517

Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 4 Friday, January 31, 1997 No. 5.

اسلامی اصول کی فلاسفی کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں تقریبات

انڈونیشیا: سنٹرل جاوا کے دارالخلافہ Yogyakarta کی Gajah Mada یونیورسٹی میں ۶ جنوری ۱۹۹۷ء کو اسلامی اصول کی فلاسفی کی صدسالہ تقریبات کے سلسلہ میں ایک شاندار اجلاس منعقد ہوا جس میں چھ مختلف یونیورسٹیوں کے چانسلرز اور ممتاز پروفیسرز نے کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے متعلق اپنے وقیع خیالات کا اظہار کیا۔ یونیورسٹی کے جس ہال میں یہ تقریب منعقد کی گئی وہ سامعین سے پر تھا۔ تقریباً ایک ہزار افراد اس میں شامل ہوئے جن میں مختلف یونیورسٹیوں کے اڑھائی صد سے زائد غیراز جماعت طلباء بھی تھے۔

اس تقریب سے قبل مختلف اخبارات کے ذریعہ اس کی تشہیر بھی کی گئی تھی۔ تقریب کے بعد بھی Yogyakarta کے ٹی وی اور مقامی اخبارات نے اس کی نہایت عمدہ کوریج دی۔ جن اہل علم پروفیسرز اور یونیورسٹی کے چانسلرز نے اس موقع پر خطاب کیا ان کے اسماء یہ ہیں۔ Gajah Mada یونیورسٹی کے چانسلر پروفیسر ڈاکٹر سوکانتو صاحب، Reksohadi Projo Ikip یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر Diohar M.S. اور U M I یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر حاجی Simuh صاحب، U C Y یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر حاجی ایم Dasrun Ha-mid صاحب، STIE یونیورسٹی کے مکرم حاجی Diko Prabowo Saebani صاحب اور U A D یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر مکرم Noeng Muhajir صاحب۔

مقررین نے اپنی تقاریر میں کھل کر اعتراف کیا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی ایک غیر معمولی کتاب ہے۔ اس کتاب میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ قرآن مجید کی تعلیمات پر مبنی ہیں اور انہیں نہایت عمدگی سے پیش کیا گیا ہے۔ خداتعالیٰ کی محبت کی راہ اس کتاب میں واضح طور پر بیان کی گئی ہے اور لقاء الٰہی محض ایک نظریہ نہیں بلکہ اسے ایک ذاتی تجربہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اور مصنف کتاب نے اس کے ثبوت میں اپنے وجود کو پیش کیا ہے۔ مقررین نے کتاب اور اس کے مصنف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب اسلام کی حقیقت کو آشکار کرتی ہے۔ مقررین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نظریات کی تائید کی۔ اس موقعہ پر پریس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے سیکرٹری اشاعت حاجی Gunawan صاحب نے بتایا کہ انڈونیشیا کی جماعت ایک لاکھ کی تعداد میں یہ کتاب شائع کر کے تقسیم کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ اس وقت تک ۳۸ ہزار سے زائد کی تعداد میں یہ کتاب شائع کر کے اہل علم اور دانشوروں تک پہنچائی جاچکی ہے۔ الحمدللہ کہ یہ تقریب بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات ظاہر فرمائے۔

(رپورٹ. منیرالاسلام یوسف)

ناصرات اور ینگ لجنہ ناروے کا تفریحی سفر

دیگر یورپین ممالک کے سکولوں کی طرح، ناروے میں بھی سکول کے بچوں کو سال میں ایک مرتبہ سات روزہ ٹور (Tour) پر شہر سے باہر تفریحی مقامات پر لے جایا جاتا ہے۔ مخلوط ماحول اور دیگر وجوہات کی بناء پر احمدی والدین کے لئے یہ ٹور تسلی بخش نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ اپنا حق استعمال کرتے ہوئے بچوں کو ان ٹورز پر جانے کی اجازت نہیں دیتے۔

تقریباً ۴ سال قبل جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے تشریف لائے تو ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمارے والدین ہمیں اس قسم کی سیر کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟۔ اس بچی کو تسلی بخش جواب دینے کے علاوہ حضور انور نے نظام جماعت کو ہدایت فرمائی کہ بچیوں کے لئے اس قسم کی متبادل سیر کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس ہدایت کے بعد ہر سال بچیوں کے لئے شہر سے باہر ایک ٹور کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ توقعات سے کہیں زیادہ مقبول ہوا ہے اور ہر موقع پر سیر ایک یادگار سیر ثابت ہوتی ہے اور ناصرات الاحمدیہ سال بھر اس کا انتظار کرتی ہیں۔

چنانچہ ۱۶ تا ۱۸ اگست ۱۹۹۶ء کو ناصرات الاحمدیہ کی ایک ایسی ہی تفریحی پکنک ہوئی۔ اس کے لئے ایک بس کرایہ پر لی گئی تھی۔ Fles berg, Gol, Lauvila, Sima Kro, Eggedal کے علاقوں کی یہ سیر ہر لحاظ سے بہت دلچسپ رہی۔ رستے میں خوبصورت مقامات پر رک کر قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ صدر لجنہ اور ان کے ساتھی عہدیداروں اور ینگ لجنہ نے کھانے اور بچیوں کی کھیلوں وغیرہ کے انتظامات کو بہت عمدگی سے انجام دیا۔ رستہ میں بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کو بھی پیش نظر رکھا گیا۔ یہ سفر ہر پہلو سے بہت ہی خوشگوار رہا۔ الحمدللہ۔

[ہمیں امید ہے کہ باقی ممالک کی لجنہ و ناصرات کی مجالس بھی حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کی روشنی میں احمدی بچیوں اور ینگ لجنہ کے لئے ایسے تفریحی سفر کے پروگرام بنائیں گی]۔ (ادارہ)

عمومی تربیت کے لئے کلاسز کا انتظام

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بیلجئم میں اپنے خطاب کے دوران عمومی تربیت کے لئے کلاسز کے انعقاد کے سلسلہ میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

"عمومی تربیت کے لئے مرکزی کلاس کا انتظار کئے بغیر ہر جماعت میں ہر جماعت میں مہم چلنی چاہئے اور جیسا کہ ایک صاحب نے بیان کیا تھا کہ روزانہ کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے یہ ضروری ہے۔ روزانہ اگر اکٹھے ہونگے تو کام چلے گا۔ اس لئے نماز کا قیام اور عمومی تربیت کے لئے ہر جگہ ایک مرکز ہونا لازم ہے۔ کوئی آپ کی جماعت ایسی نہ ہو جہاں دو تین گھر ہوں اور کوئی مرکز نماز نہ ہو اور مشورہ کر کے کسی ایک نماز کو خاص طور پر چن لیا جائے کہ اس نماز میں تو تمہارے پاس نہ آنے کا کوئی عذر نہیں۔ اس نماز میں ضرور حاضر ہو۔ اور چند منٹ ہر نماز کے بعد بیٹھو تاکہ روزمرہ کے مسائل پر بات ہو۔ تمہارے بچے کدھر جارہے ہیں، تم لوگ کہاں جارہے ہو۔ کیا حرکتیں شروع کر بیٹھے ہو۔ کیا نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ جس طرح خاندان کے لوگ سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں ان مسائل کو وہاں اٹھایا جائے اور پھر درس کے طور پر ایسی احادیث پڑھ کر سنائی جائیں جن میں نصیحت ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات ہیں جن میں نیکی کی تعلیم ہے وہ دی جائے۔ تعلق باللہ کے واقعات سنائے جائیں۔

آپ میں سے جتنے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں کچھ تو آجکل ہی احمدی ہوئے ہونگے۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جن کے خاندان پہلے احمدی ہوئے تھے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ صحابہ بھی ہونگے۔ ایسے بھی ہونگے جو صحابہ تو نہیں مگر انہوں نے بڑی قربانیاں کی ہیں احمدیت کے لئے بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ اور اللہ نے ان کو نشان دکھائے۔ تو جس جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں ان کو کہا جائے کہ تم تیاری کرو۔ اپنے خاندان کے حالات یہاں بیان کرو اور باری باری وقت مقرر ہوں۔ یہ نہیں کہ ایک آدمی نے درس شروع کر دیا، کتاب پڑھ دی اور بات ختم ہوگئی۔ یہ طریق کار Stale ہوگیا ہے۔ اس میں لوگوں کو نیند آنے لگ جاتی ہے۔ اور کچھ دیر کے بعد تھک جاتے ہیں کہ یہ تو رسم پڑی ہوئی ہے کہ نماز کے بعد درس سنو۔ اس کو زندہ فعال تربیت کا مرکز بنائیں اور اس میں ایسی باتیں ہوں جن سے تازگی پیدا ہو۔ ایک آدمی مردان سے آیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں آپ کو بتاتا ہوں آج کل کے زمانہ میں تم کہاں سے کہاں تک پہنچے ہو۔ تمہارے باپ دادا تو اس طرح احمدی ہوئے تھے۔ اس طرح ان کو ماریں پڑی ہیں۔ اس طرح ان کو قربانیاں دینی پڑی ہیں۔ یہ یہ انہوں نے خدمت کی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان سے حسن سلوک فرمایا۔ اس طرح خدا نے ان کو سچی رؤیا دکھائیں۔ الہامات دکھائے، وقت پر ان کے کام آیا۔

ایسی مجالس دو تین گزر جائیں تو سننے والے کا ایمان کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ تو فعال تربیتی مرکز ہو۔ پھر روزمرہ کی یہاں کی خرابیاں بتائی جائیں۔ اس کے نتیجے میں جو گند پھیل رہے ہیں وہ بتائے جائیں۔ Aids کی بیماری ہے۔ وہ ان کی بےحیائیوں کے نتیجے میں چلی ہے۔ Drug Adiction ہے۔ روز بروز Crime بڑھ رہے ہیں۔ تو سمجھایا کہ تم کن کی نقلیں کرنے لگے ہو۔ جو آپ تباہی کے گڑھے میں جا پہنچے ہیں۔ جہاں سے دن بدن دولت کے باوجود امن اٹھ رہا ہے۔ Civilization کے باوجود بدتہذیبیاں شروع ہو چکی ہیں۔ تو یہ باتیں ہیں جو مسائل کے طور پر ان مراکز میں Discuss ہونی چاہئیں۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کی نماز جنازہ مسجد فضل لندن کے سامنے مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۷ء کو نماز عصر سے قبل پڑھائی:

جنازہ حاضر:

مکرم عبدالخالق صاحب بٹ آف مشرقی افریقہ (۷۸ سال کی عمر میں لندن میں وفات پائی)۔

جنازہ غائب:

(۱) محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی، سابق پروفیسر ٹی۔ آئی کالج ربوہ (حال دفتر وقف جدید)۔

(۲) محترم مقبول احمد صاحب ذبیح واقف زندگی۔ سابق مبلغ مشرقی افریقہ، حال نائب ناظر بیت المال، ربوہ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد